ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

27 ستمبر تا 3/ اکتوبر 2001ء

☆ پاکستانی معاشرے کی نئی قطبی تقسیم: اسلامی انقلاب کی تمہید (اداریہ)

☆ امریکی حملے کی صورت میں جہاد فرض ہو جائے گا! (علماء کا متفقہ فتویٰ)

☆ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ (تجزیہ)

مفکرِ پاکستان، مصورِ پاکستان، اور مبشرِ پاکستان

علامہ اقبال

نے افغان قوم کے بارے میں فرمایا تھا:

آسیا یک پیکرِ آب و گل است! ملتِ افغاں در آں پیکر دل است!
از فسادِ اُو فسادِ آسیا! در کشادِ اُو کشادِ آسیا!

یعنی: ''ایشیا مٹی اور پانی (گارے) کا بنا ہوا ایک جسم ہے اور افغان قوم اس جسم میں دل کے مانند ہے۔ اس میں خرابی سے پورا ایشیا خراب ہو جاتا ہے ــــ اور اس کی درستی سے پورا ایشیا درست ہو جاتا ہے!''

(یہ تشبیہ ایک حدیث نبوی ﷺ سے ماخوذ ہے!)

عالمی صیہونیت کی گھناؤنی سازش نے اس وقت افغانستان کو پورے عالم مغرب کی عسکری قوت کا ٹارگٹ بنا دیا ہے ــــ ان حالات میں ملت اسلامیہ پاکستان کا فرض ہے کہ اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور تعاون کا مظاہرہ کریں!

خادم اسلام وقرآن **ڈاکٹر اسرار احمد** امیر تنظیم اسلامی

الھدیٰ

سورۃ البقرہ (۳۶)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

﴿فَازَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ o فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ o﴾ (آیات: ۳۶'۳۷)

''پس شیطان نے ان دونوں کو (اس درخت کے بارے میں) بہکا دیا' تو انہیں اس کیفیت میں سے نکلوا دیا جس میں وہ تھے' اور (اللہ نے) ان سے کہہ دیا کہ (اب تم) اتر جاؤ' تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے اور تمہارے لئے ایک معین وقت تک زمین میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے تو (اللہ نے) ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے''۔

حضرت آدمؑ اور اماں حوا کو جنت میں بھیجتے وقت جس درخت کے قریب جانے سے منع کیا گیا تھا' شیطان نے بہلا پھسلا کر ان دونوں کو اس درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کر لیا۔ اس فعل کے سرزد ہونے کے بعد حضرت آدمؑ اور اماں حوا کی کیفیت پہلے والی نہ رہی۔ اس حالت کا ذکر دوسرے مقام پر کیا گیا ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت کا کوئی خصوصی لباس بھی عطا کیا ہوا تھا لیکن جب انہوں نے شجرِ ممنوعہ کا پھل کھایا تو وہ دونوں ایک دم عریاں ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے ستر ڈھانپنے کے لئے درختوں کے پتوں کو آپس میں گانٹھ کر لباس بنایا۔ بائبل کے مطابق یہ انجیر کے درخت تھے جس کے پتے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں جنت سے نیچے اتر جانے کا حکم دیا گیا۔ ''اترنے'' سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ جنت شاید کہیں آسمانوں میں ہو جہاں سے انہیں زمین پر اتار دیا گیا جبکہ اس ضمن میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ وہ جنت زمین ہی پر کسی اونچی جگہ بنائی گئی تھی جہاں اشیائے خورد و نوش کی فراوانی میں حضرت آدمؑ اور اماں حوا کو رکھا گیا تھا۔ آسمانوں والی جنت تو دراصل ''جنت خلد'' ہے جہاں قیامت کے بعد داخلہ ہوگا اور اس میں ایک مرتبہ داخل ہونے والے شخص کے لئے تو وہاں سے نکلنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ عربی زبان میں ''ہبوط'' کا لفظ اس زمین پر کسی اونچی جگہ سے نیچی جگہ یا کسی اعلیٰ مقام سے گھٹیا مقام پر اترنے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اس کے بعد اس کشمکش کا ذکر کیا گیا ہے جو پوری انسانی تاریخ میں اور خود انسان کے باطن میں بھی خیر و شر کے حوالے سے جاری ہے اور جس کا منبع اور سرچشمہ درحقیقت ابلیس ہی ہے۔ اس آیت کے اختتام پر انسان کے لئے جائے قرار زمین کو ٹھہرایا گیا جس میں اس کے لئے ضروریاتِ زندگی کا تمام سامان موجود ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ زمین پر انسان کا قیام ہمیشہ کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک وقت آئے گا کہ یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور پھر تم سب کے سب ہمارے پاس واپس آؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر حضرت آدمؑ پشیمانی کا شکار ہو گئے لیکن اپنی غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی کس طرح طلب کی جائے' اس کے لئے ان کے پاس الفاظ نہیں تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے خود انہیں وہ کلمات عطا کر دیئے۔ یہ دعا سورۃ الاعراف میں مذکور ہے' جس کے ذریعے انہوں نے اپنی خطا پر استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ درحقیقت حضرت آدمؑ کی توبہ کی قبولیت انسان کے پیدائشی طور پر معصوم ہونے کے حوالے سے ایک بہت اہم نکتہ ہے جبکہ عیسائی اسی حوالے سے گمراہی کا شکار ہو گئے۔ عیسائیت کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر انسان پیدائشی گناہگار ہے کیونکہ وہ اپنے باپ آدم اور اپنی ماں حوا کا گناہ لے کر اس دنیا میں آتا ہے جبکہ قرآن مجید واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ اگرچہ ان دونوں سے گناہ سرزد ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی تھی' جس کے بعد ان کے اوپر کسی معصیت کا بار نہیں رہا تھا' کیونکہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا شخص ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لہٰذا انسان اپنی پیدائش کے وقت گناہگار نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک فطرتِ سلیمہ اور فطرتِ اسلام لے کر اس دنیا میں آتا ہے۔

☆ ☆ ☆

فرمانِ نبویؐ

حلال کی روزی حاصل کرنے کا درجہ

چوہدری رحمت اللہ بٹر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ)) (رواه بيهقى فى شعب الايمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حلال کی روزی حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض ہے، فرض کی ادائیگی کے بعد''۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں پر جو فرائض عائد کئے ہیں ان کی ادائیگی کے بغیر جو شخص روزی کمانے کی تگ و دو کرتا ہے تو احتمال ہے کہ وہ حرام حلال کی تمیز نہیں کرے گا اور حرام میں منہ مارے گا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو واضح فرما دیا کہ اگر انسان اللہ کی فرض کی ہوئی باتوں کا پابند ہوگا تو اسے یاد رہے گا کہ اس کا مالک اللہ ہے اور وہی روزی عطا فرمانے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دن میں پانچ بار نماز فرض کی گئی ہے کہ انسان کو تذکیر ہوتی رہے کہ اس دنیا کا کوئی مالک ہے اور میں بھی اسی کا بندہ ہوں اور باقی مخلوق بھی اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے جو بھی عمل کرنا ہے' اللہ کی فرمانبرداری میں رہ کر کرنا ہے اور دوسری مخلوق کے حقوق کا بھی پاس کرنا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو صلاحیتیں عطا کی ہیں' وہ جائز طریقے سے استعمال کے لئے ہیں اور یہ وقت قیمتی سرمایہ ہے۔ وسائل بھی اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ان کو استعمال کیا جائے۔ ایک بندۂ مؤمن اپنے اوقات' صلاحیتوں اور وسائل کو اللہ کی فرمانبرداری میں رہ کر استعمال کرتا ہے۔ یہی بات ہے جس کو نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ حلال رزق کے حصول کے لئے اور اپنی بنیادی ضروریات کی خاطر ان وسائل و صلاحیتوں کو لگانا فرض ہے لیکن اللہ کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے بعد' تاکہ یہ ناجائز استعمال نہ ہوں اور بندہ دوسروں کے حقوق پر دست درازی نہ کرے۔ اسی حقیقت کو آپؐ نے یوں بھی واضح فرمایا ہے: ''جس کسی نے صبح کا آغاز نماز کی ادائیگی سے کیا (اور پھر کاروبار کی طرف گیا) اس نے وہ صبح ایمان کے جھنڈے تلے کی اور جس کسی نے صبح کو بازار کا رخ کیا (بغیر نماز ادا کئے ہوئے) اس نے صبح کی ہے شیطان کے جھنڈے تلے''۔ (ابن ماجہ)

خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

جلد 10 شمارہ 36
27 ستمبر تا 3 اکتوبر 2001ء
(۹ تا ۱۵ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ)

بانی : اقتدار احمد مرحوم
مدیر : حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: فرقان دانش خان

معاونین: مرزا ایوب بیگ ' سردار اعوان
محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت : شیخ رحیم الدین

پبلشر: اسعد احمد مختار ' طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501 فیکس: 5834000
E-Mail:anjuman@tanzeem.org
Website:www.tanzeem.org

قیمت فی شمارہ : 5روپے
سالانہ زر تعاون :
اندرون ملک......250روپے
بیرون پاکستان:
☆یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ
.........1500روپے
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ
.........2200روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

پاکستانی معاشرے کی نئی قطبی تقسیم (POLARISATION)
پاکستان میں اسلامی انقلاب کی تمہید!

(پاکستان کو درپیش سنگین حالات کے تناظر میں امیر تنظیم اسلامی' ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی ایک نہایت اہم تحریر بطور اداریہ پیش خدمت ہے)

امریکہ میں دہشت گردی سے پیدا شدہ تشویشناک ہی نہیں خوفناک عالمی صورت حال کے نتیجے میں جہاں افغانستان اور طالبان کے لئے شدید خطرات اور اندیشے پیدا ہو گئے ہیں، وہاں پاکستان بھی اپنی تاریخ کے مشکل ترین امتحان اور کٹھن ترین آزمائش سے دوچار ہو گیا ہے۔ جس کے ضمن میں اختلاف رائے میں شدت پیدا ہونے سے ملک کی سلامتی اور سالمیت تک کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اگرچہ امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے اس قلعے کو اپنی حفظ وامان میں رکھے گا!

افغانستان کیلئے تو دشمن یہ تک کہہ رہا ہے کہ اسے ہم دھات کے زمانے سے بھی پہلے کے دور یعنی پتھر کے زمانے میں پہنچا دیں گے۔ اور اگرچہ بائیس سالہ جنگ کے نتیجے میں افغانستان میں جس قدر تباہی و بربادی پہلے ہی آ چکی ہے اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی بے پناہ عسکری قوت کے پیش نظر بظاہر احوال' بالفعل ایسا ہو جانا بعید از قیاس بھی نہیں ہے۔ تاہم یہ اللہ ہی کے علم میں ہے کہ فی الواقع کیا ہو گا اور مشیت ایزدی کس طور سے ظاہر ہو گی۔ اور کیا عجب کہ اصحاب فیل کا واقعہ دنیا میں ایک بار پھر ظاہر ہو جائے' واللہ اعلم! بقول علامہ اقبال کہ ؎

''آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا!''

ادھر پاکستان میں ایک جانب حکومت اور اس کے ''ہم خیالوں'' اور دوسری جانب دینی و مذہبی جماعتوں اور تنظیموں کے مابین اختلاف کی جو خلیج نمایاں طور پر سامنے آ چکی ہے۔ اس کے ضمن میں جہاں یہ اندیشہ ہے کہ ملک میں محاذ آرائی بڑھ کر تصادم کی صورت اختیار کر لے اور امن و امان کے درہم برہم ہونے کے نتیجے میں قومی سطح پر عدم استحکام کی صورت پیدا ہو جائے' وہاں اس اعتبار سے ایک بہت بڑا ''خیر'' بھی برآمد ہو رہا ہے کہ ملک میں ایک جانب سیکولر اور مغرب زدہ عناصر اور دوسری جانب دین و مذہب کے ساتھ عملی و جذباتی تعلق رکھنے والے لوگوں کے مابین واضح امتیاز اور جداگانہ تشخص کا احساس و ادراک نمایاں طور پر پیدا ہو گیا ہے۔ گویا پاکستانی معاشرہ میں ایک نئی دو قطبی تقسیم (POLARISATION) پیدا ہو رہی ہے جو پاکستان میں اسلامی انقلاب کے اعتبار سے نہایت مفید ہے۔

چنانچہ اس مرحلے پر حکومت پاکستان نے جو طرز عمل اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر جو احتجاجی جلسے منعقد ہو رہے ہیں یا جلوس نکل رہے ہیں ان سے وہ سیکولر اور مغرب پرست حلقے بالکل غائب ہیں جن کا فکر اور فلسفہ خالص مادیت کے گرد گھومتا ہے' لہٰذا ان کی ساری دلچسپی صرف حیات دنیوی اور اس کے مادی اسباب و وسائل تک محدود' اور ساری تگ و دو اور بھاگ دوڑ دنیاوی سہولتیں اور آسائشیں' اور بن پڑے تو تعیشات کے حصول کے چکر میں رہتی ہے' اور احتجاج کل کا کل ان حلقوں کی جانب سے ہو رہا ہے' جن کے نزدیک خواہ عملاً خواہ صرف جذباتی طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہر شے پر مقدم ہے' جن کا تعلق خواہ فہم و شعور کے ساتھ خواہ صرف عقیدے اور جذبہ کی حد تک دین و مذہب کے ساتھ اس قدر مضبوط ہے کہ وہ ان کے لئے تن من دھن قربان کرنے پر آمادہ رہتے ہیں' اور جن کے نزدیک خواہ شعوری طور پر خواہ بے شعوری طور پر یہ حقیقت مسلّم ہے کہ ''دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت ۔ ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا!''۔ اب ظاہر ہے کہ صورت حال جیسے جیسے آگے بڑھے گی اور افغانستان اور طالبان کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے کسی بالفعل اقدام میں حکومت پاکستان کے تعاون کے مظاہر منصۂ شہود پر آئیں گے' اس کے نتیجے میں

اس پولارائزیشن میں مزید گہرائی و گیرائی' اور سختی اور پختگی پیدا ہوتی چلی جائے گی!

پاکستانی معاشرے کا یہ امتیاز و انقسام جہاں فی نفسہٖ مستقبل کے اسلامی انقلاب کے لئے نہایت مفید ہے' وہاں فوری طور پر ایک اور اعتبار سے بھی بہت مبارک ثابت ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے ذریعے مختلف ہی نہیں متضاد قسم کے مذہبی عناصر کے مابین از خود اور فطری طور پر اتحاد پیدا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ اس مسئلے میں اظہارِ اختلاف اور احتجاج کسی ایک خاص حلقے کی جانب سے نہیں بلکہ جملہ دینی حلقوں کی جانب سے ہو رہا ہے۔ گویا جملہ دینی عناصر اس معاملے میں رائے اور موقف کے اعتبار سے متحد اور یک زبان ہیں' خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی' اور بریلوی ہوں یا دیوبندی' اور اہل سنت والجماعت ہوں خواہ اہل حدیث' اور خواہ قدیم طرز کے دینی مدارس سے فارغ التحصیل علماء ہوں خواہ جدید احیائی تحریکوں سے وابستہ کالجوں اور یونیورسٹیوں سے تعلیم یافتہ لوگ۔ اور اگرچہ ان جملہ عناصر پر مشتمل کوئی ''گرینڈ الائنس'' باضابطہ طور پر تا حال وجود میں نہیں آیا ہے' اور اس وقت تک ''دفاع افغانستان کونسل'' میں' جو ۱۰ر جنوری ۲۰۰۱ء کو وجود میں آئی تھی (اور جس کا نام اب ''دفاع پاکستان و افغانستان کونسل'' ہے) ابھی تک عامۃ المسلمین کے سواد اعظم کے ان نامور اور نمایاں علماء و زعماء کی فعال شمولیت نظر نہیں آ رہی جنہیں عرف عام میں بریلوی مکتب فکر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ تاہم اپنے طور پر جداگانہ انداز میں احتجاج میں وہ بھی بھرپور طور پر شریک ہیں بلکہ بعض مقامات پر تو انہوں نے اولیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ گویا یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ جیسے جیسے یہ معاملہ آگے بڑھا وقت کے تقاضے کے طور پر پاکستان کے جملہ دینی و مذہبی عناصر کا یہ گرینڈ الائنس وجود میں آ جائے گا۔

اس پولارائزیشن کے دوسرے ''قطب'' (POLE) پر ''قطب الاقطاب'' کی حیثیت تو سربراہ حکومت' سپہ سالار افواج پاکستان' پرستار اتاترک جنرل پرویز مشرف صاحب کو حاصل ہے۔ اور ان کے گرد رفتہ رفتہ پاکستانی معاشرے کے جملہ سیکولر عناصر جمع ہوتے جا رہے ہیں خواہ پہلے ان کا تعلق دائیں بازو سے رہا ہو خواہ بائیں سے۔ اور خواہ وہ میدان سیاست کے کھلاڑی ہوں خواہ ارباب دانش و اصحاب قلم' اور خواہ سول اور ملٹری بیوروکریسی کے ''حاضر'' یا ریٹائرڈ اکابر ہوں خواہ وہ جنہیں عرف عام میں تعلیم یافتہ سربرآوردہ طبقہ (EDUCATED ELITE) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پھر ان میں وہ بھی شامل ہیں جو کھلم کھلا ملحد اور دہریئے ہیں اور وہ بھی جو اسلام کو صرف ایک ''مذہب'' کے طور پر تو مانتے ہیں جو چند عقائد' چند عبادات' اور چند معاشرتی رسومات کی حد تک محدود ہے' لیکن اس سے بڑھ کر اسلام کے ''دین حق'' یعنی نظام عدل اجتماعی کی حیثیت سے مکمل سیاسی' اقتصادی اور سماجی نظام حیات ہونے کے شعور سے عاری ہیں۔ گویا اس وقت پاکستان میں یہ دو نقطۂ ہائے نظر بھرپور طور پر ممتاز و ممیز ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اگر ایک جانب حکومت پاکستان ''خاموش اکثریت'' کی اپنی پسندیدہ ''جہت'' میں ''یکجہتی'' کے لئے کوشاں ہے' تو دوسری جانب فعال دینی و مذہبی حلقے چاہتے ہیں کہ عوام ان کی ''جہت'' میں یکسو ہو جائیں!

پاکستان میں تا حال دینی و مذہبی جماعتوں اور تحریکوں کی پیش قدمی میں ایک اہم رکاوٹ یہ بھی رہی ہے کہ اب تک ہمارے معاشرے میں یہ دونوں طبقے گڈمڈ رہے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اکثر و بیشتر سیاسی تحریکیں اسی ''اجتماع ضدین'' کی اساس پر چلتی رہی ہیں بلکہ سماجی تقریبات میں بھی یہ دونوں عناصر ''من تو شدم تو من شدی!'' اور ''ہم پیالہ و ہم نوالہ'' کا نقشہ پیش کرتے رہے ہیں جبکہ اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام' اور قوانین شریعت کے نفاذ' یا بالفاظ دیگر ''اسلامی انقلاب'' کیلئے لازم ہے کہ پاکستانی معاشرے میں سورۂ آل عمران میں وارد شدہ الفاظ مبارکہ ''حتی یمیز الخبیث من الطیب'' کی کیفیت بالفعل رونما ہو جائے! جسکے آثار اب بحمد اللہ نظر آ رہے ہیں۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ پاکستان میں دینی جماعتوں اور تنظیموں کا ایک وسیع تر اور منظم متحدہ محاذ قائم ہو جو نہ صرف امریکی جارحیت کی مخالفت کے منفی ہدف' بلکہ پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب کے مثبت ہدف کیلئے موثر طور پر سرگرم عمل ہو۔ آمین یا رب العالمین!

خاکسار اسرار احمد عفی عنہ

پریس ریلیز

خیر مقدمی بیان

(جاری کردہ ۲۵ر ستمبر)

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے فقہاء اور علماء کرام کے اس موقف کا خیر مقدم کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کی شہ پر افغانستان پر امریکی حملے کے نتیجے میں تمام مسلمانوں پر اسرائیل اور امریکہ کے خلاف جنگ فرض ہو جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس امر کو نہایت خوش آئند قرار دیا کہ یہ تمام مسالک کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے جن میں جناب غلام سرور قادری' مولانا نذیر احمد فاروق' قاضی عبدالرشید' مفتی حمید اللہ جان' مفتی نظام الدین شامزئی' شیخ عبدالسلام' شیخ عبدالعزیز نورستانی' شیخ غلام اللہ رحمتی' شیخ ابو محمد امین اللہ' شیخ سمیع اللہ اور شیخ عبداللہ ہاشمی شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے تمام مسلمانوں بالخصوص پاکستانی مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہنود و یہود کی ریشہ دوانیوں کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی تیاری کریں۔

حلقہ پنجاب غربی میں
دعوتی پروگراموں کی تفصیل

۱) مورخہ 3 تا 5 ر اکتوبر...... جڑانوالہ
قیام گاہ : جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی'
تیزاب مل جڑانوالہ

۲) مورخہ 7 تا 12 ر اکتوبر...... فیصل آباد
قیام گاہ : قرآن اکیڈمی خیابان کالونی نمبر 2'
فون: 728222

[illegible] P-157
[illegible] فون: 624290

☆ جڑانوالہ کے دعوتی پروگرام میں شرکت کیلئے رفقاء مورخہ 3 ر اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر حلقہ پہنچ جائیں یا صبح آٹھ بجے تک جڑانوالہ پہنچ جائیں۔

☆ فیصل آباد کے دعوتی پروگرام میں شرکت کے لئے مورخہ 7 ر اکتوبر نماز فجر قرآن اکیڈمی خیابان کالونی نمبر 2' فیصل آباد میں ادا کریں یا 6 اور 7 ر اکتوبر کی درمیانی رات دفتر حلقہ میں گزاریں جہاں سے قرآن اکیڈمی لے جانے کا انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ

عدل وانصاف کا مسلمہ اصول ہے کہ جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے' سزا نہیں دی جاسکتی

چارٹوپیوں والے صدر پرویز مشرف نے اب مفتیٔ اعظم اور حکیم الامت کے عمامے بھی سر پر سجا لئے ہیں

پاکستانی حکومت کا امریکہ سے تعاون خالص مادی حقائق اور فوری مصلحت کے اعتبار سے تو درست ہو سکتا ہے لیکن دوررس نتائج کے اعتبار سے خطرناک ہے

پاکستانی حکومت کا موجودہ فیصلہ اخلاق' غیرت وحمیت کے مسلمہ اصولوں اور دین وشریعت کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے

امریکہ کے ذریعے طالبان اور اسامہ کے بعد پاکستان اور اس کی ایٹمی صلاحیت کا خاتمہ اسرائیل کی اولین ترجیح ہوگی

صدر کے قوم سے حالیہ خطاب میں سیرت کے واقعات کو غلط طور سے پیش کیا گیا

ہم اللہ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں اگر توبہ کی روش اختیار کریں

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے 21 ستمبر کے خطاب جمعہ کی تلخیص

صدر صاحب کی حالیہ تقریر میں وہی باتیں آئی ہیں جو وہ زیادہ تفصیل کے ساتھ اپنی ان ملاقاتوں میں پیش کر چکے ہیں جو انہوں نے مختلف طبقات فکر کے وفود سے کی ہیں۔ ۱۶ ستمبر سہ پہر کو ایک وفد میں چیف ایگزیکٹو کے آفس میں مجھے بھی جانے کا اتفاق ہوا' اس میں صدر صاحب نے اپنے جو خیالات ہمارے سامنے رکھے وہ آپ ان کی تقریر میں سن چکے ہیں کہ امریکہ کا دباؤ ہم پر کتنا سخت ہے' وہ صاف ہمیں دشمنی کی دھمکی دے رہا ہے کہ اگر تم ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرو گے تو کھلے دشمن شمار ہو گے۔ پھر ہماری سلامتی کو بھی خطرہ ہے۔ ایٹمی صلاحیت اور کشمیر کاز کو بھی خطرات درپیش ہیں۔ لہٰذا اتنے بڑے بڑے خطرے مول لینا دانش مندی اور حکمت کے خلاف ہے۔

صدر صاحب کی اس تقریر پر جو تبصرے ہوئے ان میں کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ دوران خطاب بہت مرعوب اور خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ ایک تبصرہ یہ بھی ہوا کہ وہ ایک ہارے ہوئے سپہ سالار کی مانند تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تبصرے مناسب نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نشری تقریر کے دوران وہ تھکے ہوئے اور پژمردہ نظر آ رہے تھے' لیکن اس کی وجوہات بالکل واضح ہیں۔ پاکستان کی پوری تاریخ میں ہم پر اتنا شدید خارجی دباؤ آج تک نہیں آیا۔ ظاہر بات ہے اس کا اندازہ اسی کو ہو سکتا ہے جو سب سے بڑے منصب پر بیٹھا ہو۔ پھر انہوں نے پے بہ پے کئی وفود سے طویل ملاقاتیں کیں' اس کی تھکان بھی ہو سکتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکی دھمکی کے سامنے مجبوراً سر جھکانے پر ضمیر کی ملامت الگ ہوگی۔ یہ احساس ندامت اور احساس زیاں ان کے چہرے پر صاف نظر آ رہا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسی باتیں کرنا زیادتی ہے۔ جہاں تک ملک کے نمایاں صحافی حضرات' علماء ومشائخ اور سیاست دانوں کے ساتھ صدر صاحب کی تفصیلی ملاقاتوں کا معاملہ ہے' وہ ملاقات جس میں مَیں شریک تھا وہ چاق وچوبند نظر آ رہے تھے۔ اس دوران وہ بہت متحمل ثابت ہوئے' ہماری سخت سے سخت باتیں سنیں۔ اس پر میں انہیں داد دیتا ہوں۔ ضیاء الحق صاحب کے اندر اختلافی باتیں سننے کا جتنا حوصلہ تھا' کم وبیش اتنا ہی ان کے اندر بھی موجود ہے۔ پھر یہ محسوس ہوتا تھا کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں دل سے کہہ رہے ہیں' کسی ظاہر وباطن کے تضاد میں مبتلا نہیں ہیں۔ جو کمزوری ہے وہ بھی مان رہے ہیں کہ ہم اتنے بڑے دشمن کی دشمنی مول لینے کے قابل نہیں ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی سوچ کی حد تک (سوچ کا غلط ہونا اور بات ہے) پاکستان کے ساتھ مخلص ہیں۔

آج دراصل میں اپنے اس موقف کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو میں نے صدر پرویز مشرف کے سامنے پیش کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ افغانستان پر امریکہ کے متوقع حملے کے ضمن میں پاکستان کی جانب سے تعاون کے سلسلے میں آپ جو دلائل دے رہے ہیں وہ خالص مادی حقائق اور فوری مصلحت کے اعتبار سے تو درست ہیں۔ اس لئے کہ مادی حقائق تو یہ ہیں کہ ایک بڑی طاقت امریکہ کے مقابلے میں ہماری حیثیت کیا ہے۔ پھر ہمارے سر پر بیٹھا ہوا ہمارا ازلی دشمن بھارت جسے ذرا سا اشارہ درکار ہے' وہ ان حالات میں کیا کچھ نہیں کر گزرے گا۔ اس کے سینے میں تو ٹھنڈک صرف اسی صورت میں پڑے گی جب کہ پاکستان کا وجود ختم ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خطرات ہیں اور شدید ہیں۔ اس اعتبار سے جو کچھ انہوں نے کہا ہے' غلط نہیں کہا ہے۔ لیکن یہ فوری مصلحتیں ہیں' اس میں فوری طور پر سہولت ہے' کچھ نہ کچھ مالی مفادات بھی حاصل ہو جائیں گے۔ ہماری ایٹمی تنصیبات کو بھی فوری طور پر خطرہ نہیں ہوگا۔

میں نے کہا کہ آپ نے جو کچھ ہمارے سامنے رکھا ہے' مفادات اور فوری نتائج کے اعتبار سے وہ صد فی صد درست ہے۔ لیکن مادی مفادات سے بالاتر اخلاقیات' عدل وانصاف کے مسلمہ اصول اور غیرت وخودداری کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ صرف مادی تقاضے اور فوری مصلحتیں ہی سامنے نہیں رکھنی چاہئیں۔ پھر ان سے بھی بالاتر دین وشریعت کی ہدایات ہیں جن کو ہم کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ دینی احکام پر عمل کرنے میں خواہ ہمیں یہ سارے خطرات نظر آئیں تب بھی ہمیں دین پر عمل کرنا ہے۔ اسی طرح دور اندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ صرف فوری مصلحتوں کے پیش نظر فیصلے نہ کئے جائیں بلکہ دوررس نتائج بھی سامنے رکھے جائیں۔ اخلاق کے مسلمہ تقاضے بھی ملحوظ رہیں۔ عدل وانصاف کے حوالے سے پوری دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے' سزا نہیں دی جاسکتی۔ شبہے کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ کسی ملزم کو سزا نہیں دی جاتی۔ ملزم بے گناہ سمجھا جاتا ہے جب تک کہ جرم ثابت نہ ہو۔ پھر غیرت وخودداری کے تقاضے اور دین وشریعت کے بھی اصول ہیں۔ چنانچہ اگر ہم جرأت کر کے کھڑے ہو

جائیں تو امریکہ کے لئے فوری اقدام کرنا ممکن نہیں ہے۔ دنیا میں طاقت کا توازن بھی آخر کسی شے کا نام ہے۔ کیا چین ایک لمحے کے لئے گوارا کر سکتا ہے کہ پاکستان کا وجود ختم ہو جائے؟ Unipolar World تو دنیا میں نہ صرف روس اور چین کو منظور نہیں ہے بلکہ یورپ کو بھی منظور نہیں۔ اس لئے یورپ کی طرف سے بھی امریکہ کو ذرا نرم الفاظ میں کچھ حکمت' کچھ مہلت' کچھ سوچ بچار کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ گویا انہوں نے ویسا اوپن چیک نہیں دیا ہے جیسا کہ دس سال پہلے خلیج کی جنگ میں ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے صدر صاحب سے کہا کہ چاہے اس وقت امریکہ آپ کو ''سول سپریم پاور آف ارتھ'' نظر آ رہا ہے لیکن ''سول سپریم پاور آف یونیورس'' تو اللہ ہے۔ لہٰذا اس درجے خوف زدہ ہونے کی بات نہیں۔ ہمیں اخلاق' عدل وانصاف اور دین و شریعت کے تقاضوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ نیویارک اور واشنگٹن پر دہشت گردانہ حملوں کے ضمن میں امریکہ نے بغیر کسی واضح ثبوت کے جس طرح اسامہ بن لادن کو مجرم قرار دے دیا ہے' وہ عدل وانصاف کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے۔ اس صورت میں افغانستان پر حملہ خالص ظالمانہ اور عظیم ترین دہشت گردی کی کارروائی ہوگی اور اس کے لئے پاکستان کی طرف سے کسی بھی حیثیت میں معاونت مسلمہ اخلاقی اصولوں' عدل وقسط کے تقاضوں سے غداری کے مترادف ہوگی۔ اس اجلاس میں تمام علماء اور مشائخ اس بات پر متفق تھے کہ بغیر ثبوت کے اقدام صریح ظلم ہے اور اس میں ہرگز تعاون نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن افسوس کہ اس اجلاس کی بڑی غلط رپورٹنگ ہوئی اور کہا گیا کہ سب نے صدر صاحب سے اتفاق کیا۔ تمام علماء کا مطالبہ تھا کہ آپ امریکہ سے ثبوت مانگئے' ثبوت مل جائیں تو پھر ٹھیک ہے۔ میں نے وہاں کہا کہ اگر ثبوت فراہم کر دیئے جائیں تو طالبان بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم اسامہ کو خود حوالہ کر دیں گے۔ مگر امریکہ اس کے لئے تیار نہیں ہے۔ امریکہ صرف طاقت کی دھونس پر عدل وانصاف کے سارے تقاضوں کو پامال کرنے پر تلا ہوا ہے۔

افغانستان جو ہمارا برادر اسلامی ملک ہے' جہاں طالبان کی حکومت ''شریعت اسلامی'' کی بالادستی کے اصول پر کاربند ہے' ان حالات میں اس کے خلاف امریکہ کی ظالمانہ کارروائی میں معاونت نہ صرف اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت ہے بلکہ نظریہ پاکستان سے بھی صریح غداری ہے۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری حکومتوں نے اب تک طالبان کے ساتھ کافی تعاون کیا ہے' انہیں پوری سپورٹ دی ہے۔ سب سے پہلے ہم نے ان کی حکومت کو تسلیم کیا' پھر ہمارا سفارت خانہ وہاں قائم ہے اور ان کا سفارت خانہ یہاں قائم ہے۔ لیکن نارمل حالات میں تو تعاون کیا اور جب امتحان کا وقت آیا تو بیٹھ گئے۔ یوں تو گویا ہم نے اپنی سابقہ سپورٹ اور تعاون کو بھی زیرو سے ضرب دے دیا۔ انگریزی کا مشہور محاورہ ہے:

A friend in need is a friend indeed.

نارمل حالات میں دوستی کے راگ الاپنا اور بات ہے جبکہ اس میں ہماری اپنی مصلحتیں بھی شامل تھیں۔ ہم جانتے ہیں کہ شمالی اتحاد پاکستان کا مخالف ہے۔ اس کی حکومت کا بن جانا پاکستان کے مفادات کے منافی تھا' کیونکہ ہماری مشرقی سرحد پر پہلے ہی ہمارا ازلی دشمن بیٹھا ہوا ہے' اگر مغربی سرحد پر بھی دشمن یعنی شمالی اتحاد آ گیا جس کا بھارت کے ساتھ طرح گٹھ جوڑ ہے تو ہمارا تحفظ خطرے میں پڑ جائے گا۔ گویا ہم نے یہ سب اپنے تحفظ میں کیا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ افغانستان ہمارا برادر اسلامی ملک اور پڑوسی ملک ہی نہیں بلکہ ہمارا محسن ملک بھی ہے۔ موجودہ افغانستان کے بانی دراصل احمد شاہ ابدالی ہیں۔ احمد شاہ ابدالی سے پہلے افغانستان کے نام سے دنیا میں کوئی ملک نہیں تھا۔ اگر احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کی تیسری جنگ میں ہندوستان میں آ کر مرہٹہ قوت کی کمر نہ توڑ دی ہوتی تو ہندوستان میں نہ اسلام رہتا نہ مسلمان۔ پھر پاکستان کے قیام کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اس اعتبار سے قیام پاکستان مرہون منت ہے احمد شاہ ابدالی کا۔ پھر یہ کہ یہ وہ ملک ہے جس نے شریعت اسلامی کی مکمل بالادستی قائم کی۔ ٹھیک ہے کسی کو ان سے فقہی بنیاد پر اختلاف ہوسکتا ہے' لیکن شریعت کی مکمل بالادستی جو اسلامی حکومت کی شرط لازم ہے' اسے طالبان کی حکومت نے پورا کیا ہے۔

اب اس پس منظر میں سوچئے کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں' کیا ہمیں ایک اسلامی حکومت کو بے یار و مددگار چھوڑ دینا چاہئے۔ ہمارے صدر صاحب نے تو امریکہ کی ان کے خلاف کارروائی کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے۔ چار ٹوپیاں تو پہلے ہی انہوں نے پہنی ہوئی تھی۔ اب مفتی اعظم کا عمامہ بھی انہوں نے اپنے سر پر سجا لیا ہے۔ اپنی نشری تقریر میں آیات اور سیرت کے حوالے سے بھی صدر صاحب نے استدلال کیا ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ کا حکم تو یہ ہے ''اے اہل ایمان' پوری قوت کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرنے والے بن کر کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہ بن کر''۔ پھر یہی بات سورۂ مائدہ میں فرمائی۔ ''کھڑے ہو جاؤ پوری طاقت کے ساتھ اللہ کے لئے عدل وانصاف کے گواہ بن کر''۔ اللہ کا حکم تو یہ ہے۔ آپ کدھر جا رہے ہیں؟ جبکہ آپ مانتے ہیں کہ امریکہ نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ پھر وہ اتنی بڑی کارروائی کے لئے پوری دُنیا کو جمع کر رہا ہے اور کوئی آدمی اس سے پوچھنے والا نہیں کہ اس کارروائی کا تمہارے پاس کیا جواز ہے۔ ہم ہیں کہ ان کے آگے بچھے جا رہے ہیں۔ حالانکہ سورۂ مائدہ ہی میں ہے ''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ' یہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان کی دوستی اختیار کرے گا وہ انہیں میں شمار ہوگا''۔ اسی طرح قرآن کی تعلیمات تو یہ ہیں: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ﴾ ''اہل ایمان سب کے سب بھائی بھائی ہیں''۔ حدیث میں ہے کہ ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے' نہ اسے کسی دوسرے کے حوالے کرتا ہے کہ جو چاہے کر گزرے۔ اور نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے''۔ حدیث نبوی ﷺ کا تقاضا تو یہ ہے۔ بہرحال اس ضمن میں صدر صاحب نے چونکہ سیرت نبوی ﷺ سے استدلال کیا ہے اور حکمت دینی کا درس بھی دیا ہے۔ گویا پاکستان کے مفتی اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ اب صدر پرویز مشرف حکیم الملت بھی ہیں۔ کاش قرآن وحدیث اور سیرت کی پیروی انہوں نے اپنی زندگی اور اپنی حکومت میں بھی کی ہوتی۔

دنیا میں یہ اصول اپنی جگہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کسی وقت مصلحت کے تحت لچک دکھانے میں کوئی حرج نہیں۔ صدر صاحب نے سیرت سے یہ جو اخذ کیا ہے صحیح اخذ کیا ہے۔ لیکن ان کا یہ کہنا کہ حضور ﷺ نے دشمن یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ میثاق مدینہ کے وقت یہودیوں کا دشمن ہونا ابھی ثابت نہیں ہوا تھا۔ حضور ﷺ جب مدینے آئے تو سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جس پر یہودی بہت خوش تھے۔ ان کی دشمنی تو بعد میں پیدا ہوئی ہے۔ جب سولہ مہینوں کے بعد تحویل قبلہ ہو گیا تب ان کے کان کھڑے ہوئے کہ یہ تو ایک نئی امت وجود میں آ گئی ہے۔ اب ان کے اندر دشمنی کی آگ بھڑکنا شروع ہوئی کہ ہم معزول ہو گئے اور ایک نئی امت وجود میں آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزوۂ بدر کے فوراً بعد انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ ۲ھ میں بنوقینقاع نے خلاف ورزی کی تو انہیں مدینہ سے نکال دیا گیا۔ ۳ھ میں بنونضیر اسی جرم میں نکال دیئے گئے۔ ۵ھ میں بنوقریظہ نے غداری کی' وہ بھی نکال دیئے گئے اور ان کے جوان قتل کئے گئے۔ صدر صاحب کا یہ کہنا کہ ۶ھ تک یہ معاہدہ چلا ہے' بالکل غلط ہے۔

اب صلح حدیبیہ پر غور کیجئے' صدر کی تقریر جس سکرپٹ رائٹر نے لکھی ہے' اس نے مغالطے سے یا غلط فہمی میں یا جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس معاہدے میں سب سے پہلی بات تو یہ نوٹ کیجئے کہ یہ معاہدہ کب ہوا۔ جب پہلے قریش مکہ نے لچک دکھائی۔ ورنہ ابتدائی صورت یہ تھی کہ وہ بات کرنے کو تیار نہیں تھے۔ صلح کا کوئی امکان ہی نہیں تھا۔ مکے میں جنگ کے طبل بج رہے تھے اور ادھر حضور ﷺ نے صحابہؓ سے بیعت علی الموت لے رکھی

تھی۔ اس وقت تو شدید تناؤ کی کیفیت تھی۔ پھر پہلے کون جھکا؟ جھکاؤ کا مظاہرہ پہلے قریش کی طرف سے ہوا۔ قبل ازیں حضور ﷺ کو ۲ھ میں غزوہ بدر کے بعد بھی حکم ہو چکا تھا کہ "اگر صلح کے لئے اے نبیؐ وہ اپنے کندھے جھکائیں تو آپ بھی جھکا دیجئے"۔ لہٰذا حقیقت میں ایسا نہیں ہوا جیسا کہ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں تاثر دیا ہے۔ پھر یہ کہ جب وہ معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ پر قریش کے نمائندوں نے اعتراض کیا تو آنحضور ﷺ نے ان کے اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ ان الفاظ کو مٹا دیا جائے۔ لیکن صدر صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت علیؓ کی بجائے حضرت عمرؓ کا ذکر کیا ہے۔ کسی نے روا روی میں اپنی یادداشت سے یہ خلاف واقعہ باتیں صدر کی تقریر میں لکھ دی ہیں۔ یہ معاملہ تو حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا۔ حضرت علیؓ کا یہ مؤدبانہ احتجاج تھا کہ حضور ﷺ آپ کے نام کے ساتھ لکھے ہوئے یہ الفاظ میں نہیں مٹا سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے بتاؤ وہ کہاں ہیں میں وہاں سے مٹا دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ کا ایک معاملہ پہلے ہو چکا تھا جبکہ صلح کی بات ہو رہی تھی۔ اس وقت حضرت عمرؓ گئے تھے حضور ﷺ کے پاس کہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا ہم حق پر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ کیا ہمارے فوت شدگان جنت میں نہیں جائیں گے اور ان بدبختوں کے ہلاک شدگان جہنم میں نہیں جائیں گے۔ فرمایا بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: پھر ہم دب کر کیوں صلح کر رہے ہیں۔ اب یہاں صدر صاحب کا یہ کہنا کہ حضور ﷺ نے جواباً فرمایا کہ ہمیں حکمت سے کام لینا ہے اور یہ کرنا ہے' صریحاً غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ حضور ﷺ نے اس موقع پر کوئی درس حکمت نہیں دیا بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ میں وہی کچھ کر رہا ہوں جس کا مجھے حکم ہے۔ چنانچہ "الرحیق المختوم" جو سیرت کی بہترین کتاب ہے اس میں الفاظ ہیں: "میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا"۔ گویا کہ یہ وحی خفی کی بنیاد پر حضور ﷺ کو اللہ کا حکم تھا۔ ورنہ حضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں ایسا کبھی نہیں کیا کہ مسلمانوں کی مجموعی رائے پر اپنی رائے کو فوقیت دی ہو۔ ہاں وحی کے ذریعے اگر اللہ کی طرف سے کوئی خصوصی ہدایت ہو تو دوسری بات ہے۔

اب آیئے ذرا موجودہ صورت حال کے پس منظر پر بھی نظر ڈال لیں۔ درحقیقت اب یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن پر دہشت گردانہ حملہ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی "موساد" نے کرایا ہے تاکہ وہ عالمی رائے عامہ جو فلسطینی انتفاضہ پر اسرائیل کے بے پناہ مظالم کی بنا پر اسرائیل کے خلاف ہو گئی تھی (جس کا اہم ترین مظہر ڈربن کانفرنس میں سامنے آ گیا تھا) کہ اقوام متحدہ کی اس کانفرنس میں ایک قرارداد پیش ہوئی جو پاس ہونے والی تھی کہ اسرائیل ایک نسل پرست دہشت گرد ریاست ہے لیکن امریکہ نے اپنا پورا وزن اسرائیل کے پلڑے میں ڈال کر یہ جملہ نکلوایا ہے۔ چنانچہ اسرائیل نے نہایت شاطرانہ انداز میں عالمی رائے عامہ کے رخ کو اسلام اور مسلمانوں کی جانب موڑنے کے لئے یہ حادثہ کروایا ہے جس میں اسے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مزید برآں یہ اصلاً اس طویل المیعاد منصوبے کی اہم کڑی ہے جو یہودیوں کے عالمی غلبے کے خواب کو پورا کرنے کے لئے زیر تکمیل ہے جس کے ضمن میں صیہونیت نے پورے عالم عیسائیت اور بالخصوص WASP (وہائٹ اینگلو سیکسن پروٹسٹنٹ عیسائیوں) کو اپنا آلہ کار بنا لیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کے ضمن میں یہودیوں کی Hit List پر پاکستان اور اس کی ایٹمی صلاحیت بھی بہت اہم مقام کی حامل ہے۔

اس تناظر میں غور کیجئے کہ قرآن مجید میں دو مقامات پر ایک ہی مضمون کی دو آیات آئی ہیں۔ سورۃ الصف آیت ۹ اور سورۂ توبہ آیت ۳۳ میں فرمایا گیا۔ "وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ (قرآن مجید) اور دین حق دے کر تاکہ غالب کر دے اس کو سب دین پر چاہے یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔" سورۂ صف میں اس سے پہلے کی آیت میں بھی اسی مضمون سے ملتی جلتی آیت ہے جہاں فرمایا "یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔" سورۂ توبہ میں بھی مذکورہ آیت سے متصلاً قبل بالکل اسی مفہوم کی آیت موجود ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ ان دونوں آیات مبارکہ میں "یہ لوگ" سے مراد کون ہیں۔ دراصل دونوں جگہ پر یہودی مراد ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں کی دشمنی اسلام اور حضورؐ کے خلاف بہت پرانی ہے۔ اسی دشمنی کا مظہر غزوۂ احزاب کی صورت میں ہوا تھا جس کا پورا ماسٹر پلان یہودیوں کا تیار کردہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا نور کامل ہوا اور پورا جزیرہ نمائے عرب اس نور سے جگمگا اٹھا یعنی چند برسوں کے اندر اندر اللہ کا دین غالب ہو گیا۔

اب ہم اس آخری زمانے کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں جس کا بارہا آپ کے سامنے میں نے احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اللہ کا فیصلہ ہے کہ اس دنیا کے خاتمے سے قبل اللہ کا دین کل روئے ارضی پر غالب ہو گا۔ لیکن آج بھی اس کا راستہ روکنے والے سازشی کردار یہود ہیں۔ البتہ پہلے اور آج میں ایک بڑا عظیم فرق واقع ہو چکا ہے۔ پہلے یہودیوں اور عیسائیوں میں گٹھ جوڑ موجود نہیں تھا۔ آج انتہائی خطرناک صورت حال یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی گٹھ جوڑ سو فیصد ہو گیا ہے۔ عیسائیوں میں سے WASP کے نمائندہ ممالک یعنی برطانیہ اور امریکہ تو یہود کے ایجنٹ اور غلام بن چکے ہیں۔ کیتھولکس کو بھی بالآخر یہود نے تسخیر کر لیا ہے۔ چنانچہ پوپ نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ کیتھولکس دل میں یہودیوں کو اچھا نہیں سمجھتے لیکن عملی طور پر وہ بھی ان کے زیر اثر اور زیر تسلط آ چکے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کہ امریکہ کی موجودہ جنگی تیاریاں کس کے خلاف ہیں Crusade کا لفظ کافی ہے جو بش کی زبان پر غلطی سے آ گیا۔

پہلے بھی صلیبی جنگوں کے لئے فضا یہودیوں نے ہموار کی تھی لیکن اس وقت گیارہویں ربارہویں صدی یعنی سیکنڈ میلینیم کے آغاز میں جو Crusades ہوئے ان میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہودیوں کی بھی پٹائی ہوئی۔ یہودیوں کا قتل عام بھی ہوا۔ آج صورت حال برعکس ہے۔ اب یہ تھرڈ میلینیم شروع ہوا ہے۔ اس اکیسویں صدی سے جو نئے Crusade ہونے والے ہیں اس میں اگرچہ ابتداً مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا لیکن اللہ نے جب فرمایا ہے کہ ہم نے بھیجا ہے حضرت محمدؐ کو دین کے غلبے کے لئے تو ان شاء اللہ دین اسلام بالآخر غالب ہو کر رہے گا۔ اس کا مظہر یہ ہے کہ پورے عالم میں احیائے اسلام کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ اور اس سے آگے بڑھ کر جو حالیہ مظہر ہے کہ کفر کے خلاف چھاپہ مار جنگ جہاد کی شکل میں شروع ہو چکی ہے' اسی سے ان کی جانیں کانپ رہی ہیں کیونکہ کفار کو جان بہت عزیز ہے۔

آج کل آپ ٹی وی پر دیکھ رہے ہوں گے کہ کیسے کیسے جنگی جہاز اور دیوہیکل کیریرز' بڑے بڑے بحری جہاز جن کے اوپر جنگی جہازوں کا پورا بیڑہ ہوتا ہے' پوری دنیا سے یہاں آ کر جمع ہو رہے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کیا صرف ایک شخص اسامہ کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟ کیا صرف طالبان کے لئے۔ دنیوی اعتبار سے کیا حیثیت ہے طالبان کی۔ امریکہ چند دنوں میں پورے افغانستان کو تہس نہس کر کے رکھ سکتا ہے۔ جیسے کہ عراق کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ وہ اپنا آدمی زمین پر نہیں اتاریں گے۔ کارپٹ بمبنگ ہو گی۔ لیکن یہودی سن لیں کہ آخری فتح انہیں حاصل نہیں ہو گی۔ ٹھیک ہے وقتی طور پر مسلمانوں کو نقصانات اٹھانا پڑے گا لیکن جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا تھا:

اگر عثمانیوں پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

افغانیوں پر بھی کوہ غم ٹوٹا ہے۔ وہ پہلے بھی پندرہ لاکھ شہادتیں دے چکے ہیں اور دے دیں گے لیکن بالآخر اسلام غالب ہو کر رہے گا۔ صورتحال اس وقت یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں میں گٹھ جوڑ ہو چکا ہے۔ جبکہ سورۂ مائدہ میں ہے۔ "اور ہم نے ان کے درمیان یعنی یہود و نصاریٰ کے درمیان

"قیامت تک کے لئے دشمنی پیدا کر دی۔" یہ ایک عجیب نکتہ ہے جس کی طرف اس آیت کے حوالے سے کچھ عرصہ قبل ہی میرا ذہن منتقل ہوا۔ یہود و نصاریٰ کی موجودہ دوستی اس بات کی علامت ہے کہ قیامت شروع ہو چکی ہے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے ان کی دشمنی قیامت تک رہے گی۔ اب دشمنی ختم ہو چکی ہے تو گویا کہ علامات قیامت کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہود نے تیسری عالمی جنگ کے لئے بھٹی کو دہکا دیا ہے۔ اگر آپ ان کی تیاریاں دیکھ رہے ہوں امریکہ کے ٹیلی ویژن پر' یہ ہرگز کسی عالمگیر جنگ کی تیاریوں سے کم نہیں ہے۔ خود بھی کہہ رہے ہیں کہ جنگ دس سال جاری رہے گی اور یہ بہت وسیع ہوگی۔ اس لئے کہ اسامہ ہی نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی مسلم بنیاد پرست ہیں' جہاں کہیں بھی مسلمان فدائی ہیں' جہاں کہیں بھی جہادی قوتیں ہیں' ان سب کا قلع قمع کرنا ہے۔ وہ جنگ اب سر پر کھڑی ہے جسے بائبل کی اصطلاح میں آرمیگاڈان کہا گیا اور حدیث کی اصطلاح میں الملحمۃ العظمٰی کہا گیا۔ درحقیقت اس کے لئے بھٹی دہکا دی گئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اگر اللہ چاہے تو وہ اسے بجھا سکتا ہے تاکہ امت مسلمہ کو کچھ اور مہلت مل جائے۔ کچھ اپنی اصلاح کا موقع مل جائے۔ اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لئے انہیں کوئی مہلت مل جائے۔ لیکن یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ اس آگ کو بھڑکانے میں اصل ہاتھ' ساری تجویز' ساری منصوبہ بندی یہود کی ہے۔ سب سے بڑی ایک شہادت تو میں پچھلے خطاب جمعہ میں پیش کر چکا ہوں کہ ان کی تفتیش میں یہ رخ پیدا ہوا کہ "موساد" ان واقعات میں ملوث ہے تو اس خبر کو فوراً روک دیا گیا۔ اور اب جو نئی بات آئی ہے کہ پانچ ہزار یہودی ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرتے ہیں جبکہ مرنے والے صرف پانچ ہیں۔ باقی کہاں گئے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاملہ یہود کا ہے۔ انہوں نے تیسری عالمی جنگ یعنی آرمیگاڈان یا الملحمۃ العظمٰی کی آگ بھڑکا دی ہے۔

اس ضمن میں جو سب سے اہم بات ہے' کاش پرویز مشرف صاحب کو سمجھ آ جائے' کہ یہود کا اصل ٹارگٹ پاکستان اور اس کی ایٹمی صلاحیت ہے۔ وہ اپنی امکانی حد تک کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے' آج نہیں تو کل ضرور ہم پر حملہ کریں گے۔ ٹھیک ہے ابھی امریکہ کے سائے تلے آنے سے وقتی طور پر بچ جائیں۔ لیکن وہ ہمیں چھوڑیں گے نہیں۔ کسی اور بہانے سے کوئی اور دھمکی دے کر ہم سے ایٹمی صلاحیت چھین لیں گے۔ جیسے کہ اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم صرف یہ نہیں چاہتے کہ اسامہ کو ہمارے حوالے کیا جائے بلکہ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم افغانستان میں جا کر اس کے اڈوں کو دیکھیں۔ اس دھونس کے آگے ظاہر بات ہے منطق تو کام نہیں کرے گی۔ ہاں اللہ کی مدد ہماری واحد جائے پناہ ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ "اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ ہی تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے گا۔"

اسی لئے میں نے آج آغاز میں سورۂ فیل کی تلاوت کی تھی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کیا حشر کیا تھا تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔ کیا اللہ نے ان کا داؤ غلط نہیں کیا۔ ابابیل جیسے نرم و نازک پرندے جن کی چونچوں اور پنجوں میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے اور انہوں نے رائفل کی گولیوں کا کام کیا۔ انہیں ختم کر کے ان کا بھرکس نکال دیا۔ خیر یہ تو ساڑھے چودہ سو سال پرانی بات ہو گئی۔ یہ ابھی بیس سال ہی پرانی بات ہے کہ جب امریکہ کا ایک خفیہ مشن ایران میں آیا تھا اپنے Hostage چھڑانے' لیکن ان کا یہ مشن کمانڈوز سمیت ایران کے صحرا کے اندر برباد ہو کر رہ گیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی قوت کے آگے کسی کی نہیں چل سکتی۔ لہٰذا اللہ کی ذات ہی ہمارے لئے جائے پناہ ہے۔ ہمارے لئے لائحہ عمل یہ ہے کہ حکومت پر پورا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اپنے موقف پر نظر ثانی کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی جناب میں اجتماعی توبہ کی جائے اور اس کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کی جائے۔ اس کے تین تقاضے ہیں: سیکولرازم یعنی اتاترک کا راستہ چھوڑیئے اور اسلام کے راستے کی طرف آئیے۔ بے حجاب' بے حیا مخلوط معاشرت کو چھوڑیئے' اسلام کے سماجی نظام کو اختیار کیجئے۔ دوسرے یہ کہ انسداد سود کا عمل شروع کیجئے۔ اب تک غیر سودی بینکاری کے ضمن میں جو بھی سفارشات ملی ہیں ان پر عمل شروع کر دیجئے۔ اور تیسرے یہ کہ دستور میں نفاذ شریعت کے راستے میں جو چور دروازے حائل ہیں ان چور دروازوں کو ختم کیجئے اور شریعت کے نفاذ کی جانب مثبت پیش رفت شروع کر دیجئے۔ اگر ہم یہ کام کریں تو بڑے سے بڑا آیا ہوا عذاب بھی ٹل جائے گا جیسا کہ حضرت یونسؑ کی قوم پر آیا ہوا عذاب توبہ کرنے کی وجہ سے ٹل گیا تھا۔ لیکن اگر ہم نے توبہ نہ کی تو سب سے بڑا نقصان ہمارا ہوگا۔ پورے عالم اسلام میں ہمارا جو مقام ہے وہ یکسر ختم ہو جائے گا اور شائد اللہ کے عذاب کی آخری روک بھی راستے سے ہٹ جائے اور عذاب الٰہی ہم پر ٹوٹ پڑے۔ اللہ ہمیں اس انجام بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین

(مرتب: فرقان دانش خان)

بقیہ: مکتوب شکاگو

Siege اور Rules Of Engagement مسلمانوں کو امریکہ میں بطور خاص دہشت گرد' خون آشام اور دقیانوسی ثابت کرنے کے لئے دن رات کی کاوشوں سے انتہائی خطیر رقم کے عوض تیار کی گئیں۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان ان دونوں فلموں کا بائیکاٹ کر دیتے تو کم از کم ان کے پروڈیوسرز کو مالی دھچکا لگانے میں تو کامیاب ہو ہی جاتے۔ یاد رکھیئے اگر ہم اسی طرح اپنے خلاف کی جانے والی کارروائیوں پر دل برداشتہ' قدم شکستہ رہے اور ہمیشہ پہلی ہی سیڑھی پر کھڑے رہے تو وقت جو کسی کا انتظار نہیں کرتا' ہمیں بھی پیچھے چھوڑتا ہوا نہایت تیزی سے آگے بڑھ جائے گا۔

*** ایمان' زندگی کی بقا ہے**
*** حیا' ایمان کی حیات ہے**
*** حجاب' حیا کا آئینہ دار ہے**

اور

"چہرے کا پردہ"

حجاب کی تکمیل ہے

حال و مستقبل کے اسلامی معاشرے کی رہنمائی کے لئے

مفکرین وعلماء اور مشائخ کی گرانقدر تحریروں کا مجموعہ

مرتبہ: **انجینئر نوید احمد**

ناشر: انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی

(یہ کتاب مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے)

عمدہ طباعت —— مضبوط جلد —— صفحات: 152 —— قیمت -/72 روپے

قیامت تک کے لئے دشمنی پیدا کر دی۔'' یہ ایک عجیب نکتہ ہے جس کی طرف اس آیت کے حوالے سے کچھ عرصہ قبل ہی میرا ذہن منتقل ہوا۔ یہود و نصاریٰ کی موجودہ دوستی اس بات کی علامت ہے کہ قیامت شروع ہو چکی ہے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے ان کی دشمنی قیامت تک رہے گی۔ اب دشمنی ختم ہو چکی ہے تو گویا کہ علامات قیامت کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہود نے تیسری عالمی جنگ کے لئے بھٹی کو دہکا دیا ہے۔ اگر آپ ان کی تیاریاں دیکھ رہے ہوں امریکہ کے ٹیلی ویژن پر یہ ہرگز کسی عالمگیر جنگ کی تیاریوں سے کم نہیں ہے۔ خود بھی کہہ رہے ہیں کہ جنگ دس سال جاری رہے گی اور یہ بہت وسیع ہوگی۔ اس لئے کہ اسامہ ہی نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی مسلم بنیاد پرست ہیں' جہاں کہیں بھی مسلمان فدائی ہیں' جہاں کہیں بھی جہادی قوتیں ہیں' ان سب کا قلع قمع کرنا ہے۔ وہ جنگ اب سر پر کھڑی ہے جسے بائبل کی اصطلاح میں آرمیگاڈان کہا گیا اور حدیث کی اصطلاح میں الملحمۃ العظمیٰ کہا گیا۔ درحقیقت اس کے لئے بھٹی دہکا دی گئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اگر اللہ چاہے تو وہ اسے بجھا سکتا ہے تاکہ امت مسلمہ کو کچھ اور مہلت مل جائے۔ کچھ اپنی اصلاح کا موقع مل جائے۔ اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لئے انہیں کوئی مہلت مل جائے۔ لیکن یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ اس آگ کو بھڑکانے میں اصل ہاتھ' ساری تجویز' ساری منصوبہ بندی یہود کی ہے۔ سب سے بڑی ایک شہادت تو میں پچھلے خطاب جمعہ میں پیش کر چکا ہوں کہ ان کی تفتیش میں یہ رخ پیدا ہوا کہ ''موساد'' ان واقعات میں ملوث ہے تو اس خبر کو فوراً روک دیا گیا۔ اور اب جو نئی بات آئی ہے کہ پانچ ہزار یہودی ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرتے ہیں جبکہ مرنے والے صرف پانچ ہیں۔ باقی کہاں گئے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاملہ یہود کا ہے۔ انہوں نے تیسری عالمی جنگ یعنی آرمیگاڈان یا الملحمۃ العظمیٰ کی آگ بھڑکا دی ہے۔

اس ضمن میں جو سب سے اہم بات ہے' کاش پرویز مشرف صاحب کو سمجھ آ جائے' کہ یہود کا اصل ٹارگٹ پاکستان اور اس کی ایٹمی صلاحیت ہے۔ وہ اپنی امکانی حد تک کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے' آج نہیں تو کل ضرور ہم پر حملہ کریں گے۔ ٹھیک ہے ابھی امریکہ کے سائے تلے آنے سے وقتی طور پر بچ جائیں۔ لیکن وہ ہمیں چھوڑیں گے نہیں۔ کسی اور بہانے سے کوئی اور دھمکی دے کر ہم سے ایٹمی صلاحیت چھین لیں گے۔ جیسے کہ اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم صرف یہ نہیں چاہتے کہ اسامہ کو ہمارے حوالے کیا جائے بلکہ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم افغانستان میں جا کر اس کے اڈوں کو دیکھیں۔ اس دھونس کے آگے ظاہر بات ہے منطق تو کام نہیں کرے گی۔ ہاں اللہ کی مدد ہماری واحد جائے پناہ ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ ''اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ ہی تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے گا۔''

اسی لئے میں نے آج آغاز میں سورۂ فیل کی تلاوت کی تھی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کیا حشر کیا تھا تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔ کیا اللہ نے ان کا داؤ غلط نہیں کیا۔ ابابیل جیسے نرم و نازک پرندے جن کی چونچوں اور پنجوں میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے اور انہوں نے رائفل کی گولیوں کا کام کیا۔ انہیں ختم کر کے ان کا بھرکس نکال دیا۔ خیر یہ تو ساڑھے چودہ سو سال پرانی بات ہوگئی۔ یہ ابھی بیس سال ہی پرانی بات ہے کہ جب امریکہ کا ایک خفیہ مشن ایران میں آیا تھا اپنے Hostage چھڑانے' لیکن ان کا یہ مشن کمانڈوز سمیت ایران کے صحرا کے اندر برباد ہو کر رہ گیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی قوت کے آگے کسی کی نہیں چل سکتی۔ لہٰذا اللہ کی ذات ہی ہمارے لئے جائے پناہ ہے۔ ہمارے لئے لائحہ عمل یہ ہے کہ حکومت پر پورا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اپنے موقف پر نظرثانی کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی جناب میں اجتماعی توبہ کی جائے اور اس کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کی جائے۔ اس کے تین تقاضے ہیں: سیکولرازم یعنی اتاترک کا راستہ چھوڑیئے اور اسلام کے راستے کی طرف آیئے۔ بے حجاب' بے حیا مخلوط معاشرت کو چھوڑیئے' اسلام کے سماجی نظام کو اختیار کیجئے۔ دوسرے یہ کہ انسداد سود کا عمل شروع کیجئے۔ اب تک غیر سودی بینکاری کے ضمن میں جو بھی سفارشات ملی ہیں ان پر عمل شروع کر دیجئے۔ اور تیسرے یہ کہ دستور میں نفاذ شریعت کے راستے میں' جو چور دروازے حائل ہیں ان چور دروازوں کو ختم کیجئے اور شریعت کے نفاذ کی جانب مثبت پیش رفت شروع کر دیجئے۔ اگر ہم یہ کام کریں تو بڑے سے بڑا آیا ہوا عذاب بھی ٹل جائے گا جیسا کہ حضرت یونس ؑ کی قوم پر آیا ہوا عذاب توبہ کرنے کی وجہ سے ٹل گیا تھا۔ لیکن اگر ہم نے توبہ نہ کی تو سب سے بڑا نقصان ہمارا ہوگا۔ پورے عالم اسلام میں ہمارا جو مقام ہے وہ یکسر ختم ہو جائے گا اور شائد اللہ کے عذاب کی آخری روک بھی راستے سے ہٹ جائے اور عذاب الٰہی ہم پر ٹوٹ پڑے۔ اللہ ہمیں اس انجام بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین

(مرتب: فرقان دانش خان)

بقیہ: مکتوب شکاگو

Rules Of Engagement اور Siege مسلمانوں کو امریکہ میں بطور خاص دہشت گرد' خون آشام اور دقیانوسی ثابت کرنے کے لئے دن رات کی کاوشوں سے انتہائی خطیر رقم کے عوض تیار کی گئیں۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان ان دونوں فلموں کا بائیکاٹ کر دیتے تو کم از کم ان کے پروڈیوسرز کو مالی دھچکا لگانے میں تو کامیاب ہو ہی جاتے۔ یاد رکھیئے اگر ہم اسی طرح اپنے خلاف کی جانے والی کارروائیوں پر دل برداشتہ قدم شکستہ رہے اور ہمیشہ پہلی ہی سیڑھی پر کھڑے رہے تو وقت جو کسی کا انتظار نہیں کرتا' ہمیں بھی پیچھے چھوڑتا ہوا نہایت تیزی سے آگے بڑھ جائے گا۔

* ایمان' زندگی کی بقا ھے
* حیا' ایمان کی حیات ھے
* حجاب' حیا کا آئینہ دار ھے
اور
''چہرے کا پردہ''
حجاب کی تکمیل ہے
حال و مستقبل کے اسلامی معاشرے کی رہنمائی کے لئے
مفکرین و علماء اور مشائخ کی گرانقدر تحریروں کا مجموعہ
مرتبہ: انجینئر نوید احمد
ناشر: انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی
(یہ کتاب مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے)
عمدہ طباعت ——— مضبوط جلد ——— صفحات: 152 ——— قیمت-/72 روپے

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق

بلآخر بلی تھیلے سے باہر آ گئی۔ بحری بیڑوں‘ ایٹمی آب دوزوں اور ایئر کرافٹ کیریئرز کا ادھر سے ادھر آنا‘ فضا میں طیاروں کی گھن گرج‘ فوجوں کی نقل وحرکت‘ ریزرو فوجیوں کی طلبی اور تباہ و برباد کر دینے والے خطابات درحقیقت سب ریکانوانے تھے (ریکانوانے پنجابی لفظ ہے‘ مطلب ہے کسی پر جعلی عکس ڈال کر فریق ثانی کو خوفزدہ کر دینا اور خوف وہراس کی فضا میں اپنا مقصد بغیر کسی عملی کارروائی

> **بعض اوقات تقدیر انسان کی تدبیروں کو اُسی پر الٹ دیتی ہے**

کے حاصل کر لینا)۔ اصل مقصد تھا کہ افغانستان کی حکومت کو ڈرا دھمکا کر اسامہ کو حوالے کرنے کا اپنا دیرینہ مطالبہ پورا کروا لیا جائے۔ ایسی فضا تیار کی گئی کہ ہر دم یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی افغانستان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی لیکن مومن کے دل میں چونکہ اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوتا‘ ملا عمر کی حکومت مضبوطی سے اپنے سابقہ موقف پر ڈٹی رہی کہ اسامہ کے خلاف جب تک دہشت گردی کے ثبوت فراہم نہیں کئے جاتے اس وقت تک اس کو کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ البتہ امریکیوں کے لب ولہجہ سے پاکستانی حکمرانوں کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں اور وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ طالبان کو چاہئے کہ جلد از جلد کوئی فیصلہ کریں‘ وقت ہاتھ سے نکلا جا تا ہے۔ پاکستان کی طرف سے جو اعلیٰ اختیارات کا حامل وفد آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل محمود کی قیادت میں گیا تھا اس نے امیر المومنین ملا عمر پر اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے کے لئے بڑا دباؤ ڈالا اور یہاں تک کہہ دیا کہ یا اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دو یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ جس پر ملا عمر نے فوری جواب دیا کہ اسامہ افغانستان سے نکلنے والا آخری آدمی ہوگا۔

امریکہ اور دوسری اسلام دشمن قوتوں کا یہ فیصلہ کہ افغانستان پر تباہ کن حملہ نہ کیا جائے اس لحاظ سے تو خوش آئند ہے کہ افغان عوام کا بڑی تعداد میں قتل عام نہیں ہوگا لیکن افغانستان میں ملا عمر کی حکومت ختم کرنے اور اسامہ کو گرفتار کرنے کے لئے امریکہ نے جو نئی حکمت عملی اختیار کی ہے یعنی حملہ خود براہ راست کرنے کے بجائے

ابوالحسن

طالبان کے دشمن شمالی اتحاد کی بھرپور مدد اور ان کی پشت پناہی کر کے اسے افغانستان میں حکومت قائم کرنے میں مدد دی جائے اور ان کے ذریعے اسامہ کو گرفتار کیا جائے اور دوسرے مقاصد کی تکمیل کی جائے جن میں اسلامائزیشن کے عمل کو ختم کرنا اولین مقصد ہوگا‘ وہ مسلمانان افغانستان اور پاکستان کے لئے کسی طرح کم خطرناک نہیں ہوگی کیونکہ اگر امریکہ خود براہ راست جنگ میں کودتا اور بمباری اور کروز میزائل سے افغانیوں کا قتل عام کرتا تو ایک طرف مسلمانوں میں جذبہ جہاد مزید اجاگر ہوتا اور ان کے اتحاد اور اتفاق کی صورت پیدا ہوتی اس کے علاوہ امریکہ کو اسامہ کی گرفتاری کے لئے زمینی افواج افغانستان میں داخل کرنا پڑتیں اور وہ افغانستان کی دلدل میں پھنس جاتا اور پھر اس کا حشر بھی روس جیسا ہوتا۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ایک دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والے سانحہ کی تحقیقات نے امریکی انتظامیہ کی آنکھیں کھولی ہوں‘ انہیں اس واردات میں اسرائیلی یہودیوں کا ملوث ہونا محسوس ہوا ہو اور اس بنا پر انہوں نے افغانستان پر اندھا دھند حملہ آور ہونے کی پالیسی تبدیل کر لی ہو کیونکہ یہ تو امریکی انتظامیہ کے لئے ممکن نہیں کہ وہ سرعام اعلان کر

> **امریکہ کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ شمالی اتحاد والے بھی مسلمان ہی ہیں‘ جن کا جذبہ ایمانی کسی وقت جاگ بھی سکتا ہے**

دے کہ امریکیوں کے ساتھ یہ ظلم یہودیوں نے کیا ہے لہٰذا یہ طے ہوا ہو کہ افغانیوں کا قتل عام تو نہ کیا جائے البتہ طالبان کے خلاف موجودہ فضا کا بھرپور فائدہ اٹھایا جائے اور وہاں ایک خالص اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس کا بہترین اور محفوظ ترین طریقہ یہی ہے کہ شمالی اتحاد کو ازبکستان کے راستے جدید ترین اسلحہ سے اور بھاری سرمائے سے مدد دی جائے اور طالبان پر غلبہ پا کر اپنے مقاصد حاصل کئے جائیں۔ امریکہ شمالی اتحاد کی فوجوں کو فضائی حصار بھی مہیا کر سکتا ہے اور طالبان کی افواج پر فضائی حملے بھی کر سکتا ہے یعنی جنگ میں محدود حصہ لے سکتا ہے۔

> **امریکہ کی نئی حکمت عملی افغانستان اور پاکستان دونوں کے لئے نہایت خطرناک ہوگی**

یہ بات بھی شروع سے عیاں تھی کہ چین اور روس کے عزائم کیا ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ امریکہ کو براہ راست افغانستان کی جنگ میں ملوث کر دیا جائے۔ وہ ڈبل گیم کر رہے تھے۔ وہ طالبان کی کمر بھی توڑ دینا چاہتے تھے کیونکہ انہیں چیچنیا اور سنکیانگ کی اسلامی تحریکوں میں طالبان کا ہاتھ دکھائی دیتا تھا اور دوسری طرف امریکہ کو افغانستان کی جنگ میں ملوث کر کے اس کی عسکری قوت اور حیثیت کو شدید نقصان بھی پہنچانا چاہتے تھے۔ ان سب وجوہات کی بنا پر یا ان میں سے کسی ایک وجہ سے امریکہ نے اپنی حکمت عملی تبدیل کی اور اب اسے افغانستان میں طالبان کی حکومت کو تبدیل کرنا ہے اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی زمینی افواج کے استعمال کے سوا باقی تمام حربے اور ذرائع استعمال کرے گا۔

اللہ کی مدد کے بعد طالبان کی سب سے بڑی امید پاکستان کی حکومت خصوصاً آئی ایس آئی تھی لیکن امریکہ نے اس حوالہ سے پاکستان کے ہاتھ پاؤں اب مضبوطی سے باندھ دیئے ہیں۔ انہیں تیل اور خوراک پہنچانے اور تکنیکی مدد فراہم کرنے کی ذمہ داری پاکستان پوری کر رہا تھا اب خصوصاً تیل کی کمی بلکہ عدم دستیابی ان کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کر دے گی اور شمالی اتحاد کا مقابلہ کرنا ظاہری طور پر تو ناممکن ہو جائے گا البتہ اللہ کی ذات جو چاہے کر سکتی ہے۔ وہ کوئی نہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

کیا افغانستان پر امریکی حملے کی صورت میں اہل پاکستان پر جہاد فرض ہو جائے گا؟

اس اہم سوال کے جواب میں جید علماء و مفتیان کرام کا متفقہ موقف:

- اگر کفار نے امارت اسلامی افغانستان پر حملہ کیا تو تمام مسلمانوں اور تمام جہادی قوتوں پر امارت اسلامی کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا فرض عین ہوگا ......(مفتی نظام الدین شامزئی' کراچی)
- افغانستان پر امریکہ کے حملے کی صورت میں تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہے اور کسی بھی اسلامی حکومت کے لئے امریکہ کے ساتھ تعاون کرنا حرام ہے......(علماء اہل حدیث صوبہ سرحد)
- امریکی افواج اگر افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے پاکستان میں داخل ہوں تو اہل پاکستان پر جہاد فرض عین ہوگا......(صدر مفتی' جامعہ اشرفیہ لاہور)
- امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہوگا......(مشیر وفاقی شرعی عدالت)

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزئی کا فتویٰ

کسی بھی اسلامی ملک اور فوج کو امارت اسلامی افغانستان کے خلاف فوج کشی میں شریک ہونا شرعاً جائز نہیں۔ اور نہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے کے لئے اپنی سرزمین اور وسائل و اطلاعات فراہم کرنا جائز ہے۔ یہ یقیناً ہمارے ملک اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے امتحان کی گھڑی ہے۔ اگر کوئی مسلمان ملک مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے لئے غیر مسلموں کی صف میں کھڑا ہوتا ہے اور ان کو مسلمان ملک کی سرزمین یا وسائل فراہم کرتا ہے کہ وہ بے گناہ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیں۔ اور دنیا کی واحد اسلامی امارت کو ختم کر دیں تو اس صورت میں پوری دنیا کے مسلمانوں پر امارت اسلامی افغانستان کی مدد کرنا اور عالم کفر کا مقابلہ کرنا بحیثیت ایک مسلمان کے واجب ہوگا۔ نیز وہ مسلم حکمران جو اس بحران میں کفار کا ساتھ دیں گے وہ مسلمانوں پر شرعاً حکمرانی کے حق سے محروم ہو جائیں گے اور ملت اسلامی کے غدار تصور کئے جائیں گے۔ امریکہ میں جو کچھ ہوا' وہ یقیناً افسوسناک ہے لیکن اس بدلہ بغیر ثبوت کے امارات اسلامی کے مظلوم مسلمانوں سے لینا اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ اور انتہائی خطرناک تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا جس میں ان شاء اللہ نہ کفار کی قوت باقی رہے گی اور نہ منافق مسلمان حکمران باقی رہیں گے۔ اس وقت علمائے کرام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مسلمان عوام کی قیادت کریں اور انہیں یہودی سازشوں سے آگاہ کریں اور اپنی تمام قوتیں امارات اسلامی کی حمایت میں صرف کر دیں اور مسلمانوں کو بھی ان کی امداد و تعاون پر آمادہ کریں۔ اگر کفار نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو اس صورت میں تمام مسلمانوں پر اور تمام جہادی قوتوں پر امارات اسلامی کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا فرض عین ہو گا۔ یہ یقیناً نفیر عام کی صورت ہوگی۔ واللہ یقول الحق و ہو یھدی السبیل.

نظام الدین شامزئی

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

امریکہ کے ساتھ جہاد پر علماء اہل حدیث صوبہ سرحد کا متفقہ فتویٰ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم اما بعد

حالات حاضرہ کے پیش نظر امریکہ اور امریکہ کے تمام معاونین کے ساتھ جہاد فرض ہے۔ کیونکہ امریکہ اسامہ بن لادن کی آڑ میں عالم اسلام کے ساتھ محارب (برسرپیکار) ہے۔ امریکہ میں ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کو جو حادثہ پیش آیا' اس کو اسامہ بن لادن کی دہشت گردی قرار دے کر افغانستان پر حملہ کرنے پر تلا ہے۔ حالانکہ خود امریکی آرمی و انٹیلی جنس نے رپورٹ دی ہے کہ یہ کارروائی یہودی ایجنسی موساد نے کروائی ہے۔ جیسا کہ کینیڈین میڈیا کے ذریعے تمام دنیا میں یہ خبر نشر ہوئی ہے۔ نیز جاپانی گروہ نے اس حادثہ کو ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کا بدلہ قرار دیا ہے۔ مگر امریکہ اسلام اور مسلمان دشمنی میں سب کچھ اسامہ پر ڈال کر افغانستان پر حملہ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا نے دیکھا کہ اسلام دشمنی میں امریکہ کا پروپیگنڈا اتنا جھوٹا اور زہریلا ہے کہ امریکی سی آئی اے اور ایف بی آئی نے مشہور کیا کہ حادثہ میں ایک سعودی نژاد پائلٹ عبدالرحمٰن العمری بھی ملوث تھا جو کہ حادثہ میں جل بھن گیا۔ اس خبر کے شائع ہوتے ہی عبدالرحمٰن العمری نے جدہ میں امریکی ایمبیسی میں جا کر خبر کو جھٹلایا کہ میں تو زندہ ہوں (یہ ہے امریکی تفتیش کی حقیقت)۔ اور بش نے اسلام اور مسلمان دشمنی کو خود اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صلیبی جنگ ہے۔ اس پر وقت لگے گا۔ ان تمام حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اسامہ بن لادن کے بہانے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے ناپاک عزائم رکھتا ہے۔

لہٰذا:

۱) اگر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو تمام عالم اسلام پر فرض ہے کہ امریکہ کے خلاف علم جہاد کو بلند کر کے جہاد کریں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وقاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم﴾ (بقرہ:۱۹۰) "اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فان قاتلوكم فاقتلوهم كذلك جزاء الكافرين﴾ (بقرہ:۱۹۱) "اگر یہ تم سے لڑیں تو تم ان سے لڑو یہی کافروں کی سزا ہے"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ولا يزالون يقاتلونكم حتى يردوكم عن دينكم ان استطاعوا﴾ (بقرہ:۲۱۷) "یہ کفار تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں" کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى حتى تتبع ملتهم﴾ (بقرہ:۱۲۰) "آپ سے یہودی و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے دین کے تابع نہ ہوں"۔

۲) دنیاوی لالچ میں یا کفار کے معاہدے سے دھوکہ کھا کر کفار کی حمایت ونصرت کرنا اور کفار کی صف میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کے ساتھ لڑنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين﴾ (النساء:۱۴۴) "اے ایمان والو مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ"۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء بعضهم اولياء بعض ومن يتولهم منكم فانه منهم ان الله لا يهدي القوم الظالمين﴾ (المائدہ:۵۱) "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا تو وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ ظالموں کو ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا ہے"۔

جو بھی ان احکام سے روگردانی کر کے کسی محارب (برسرپیکار) کافر کے ساتھ مل کر اس کافر کا ساتھ دے گا تو وہ بھی انہی کافروں سے ہوگا۔ اس کی موت کفر کی موت ہے خواہ اپنے آپ کو مسلمان کہے یا نہ خواہ وہ سپاہی ہو یا تھانیدار یا فوجی اور اس کے مقابل میں مسلمان کی موت شہادت ہے اگرچہ مسلمان پولیس یا مسلمان فوجی کی گولی یا لاٹھی سے مرے۔

(۳) کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کرنے کے لئے کافر کے سپرد کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا﴾ (النساء:۱۴۱) "اللہ ہرگز کافروں کو مؤمنوں پر غلبہ نہیں دے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا يقتل مسلم بكافر" (بخاری ص۱۰۲۱ ج۲) (مؤمن کو قصاصاً کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جاسکتا ہے) اگر کوئی مسلمان حکومت کسی مومن کو کسی کافر حکومت کے معاہدہ یا دوستی یا دنیاوی مفاد کی بناء پر کافر کے حوالہ کرتی ہے تو اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كيف وان يظهروا عليكم لا يرقبون فيكم الا ولا ذمة يرضونكم بافواههم وتابى قلوبهم واكثرهم فاسقون﴾ (التوبہ:۸) "ان کے معاہدہ اور دوستی کا کیا اعتبار؟ اگر ان کا تم پر غلبہ ہو جائے تو یہ نہ رشتہ داری کا پاس رکھتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں صرف زبانی خوش کر رہے ہیں مگر ان کے دل تمہاری خوشی کو نہیں مانتے۔ ان میں سے اکثر فاسق ہی ہیں"۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يالونكم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر قد بينا لكم الايت ان كنتم تعقلون﴾ (آل عمران:۱۱۸) "اے ایمان والو! تم اپنا دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ وہ تو تمہیں نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو تمہارے دکھ سے خوش ہوتے ہیں۔ ان کی عداوت تو خود ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت بڑا ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانات بیان کئے ہیں اگر تمہیں سمجھ ہے"۔

خلاصہ یہ کہ: (۱) امریکہ کے افغانستان پر حملہ کی صورت میں تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہے۔ (۲) افغانستان پر حملہ کی صورت میں کسی اسلامی حکومت پر امریکہ کا تعاون اور نصرت وحمایت کرنا حرام ہے۔ (۳) افغانستان پر حملہ کی صورت میں جو شخص بھی امریکہ کے تعاون ونصرت وحمایت میں مرا اس کی موت کفر کی موت ہے۔ (۴) افغانستان پر حملہ کی صورت میں جو مسلمان امریکی یا اس کے حمایتیوں کے ہاتھوں مرا وہ شہید ہے۔

هذا والله اعلم بالصواب

جامعہ اشرفیہ لاہور کے صدر
مفتی حمید اللہ جان صاحب کا فتویٰ

اگر امریکی افواج پاکستان میں افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے داخل ہوں اور حکومت وقت ان کو اجازت بھی دے تو کیا پاکستان والوں پر جہاد فرض ہوگا یا نہیں؟ اور کیا اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب باسم الملک الوهاب

اگر امریکی افواج افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے پاکستان میں داخل ہوں تو پاکستان والوں پر جہاد فرض عین ہوگا۔ اس لئے کہ جہاد تو ہر حال میں مسلمانوں پر فرض ہے لیکن نفیر عام سے پہلے فرض کفایہ ہے اور نفیر عام کے بعد فرض عین ہوتا ہے۔ علامہ عالم بن العلاء انصاری اپنی کتاب الفتاوی التاتار خانیہ میں لکھتے ہیں (وعامة المشائخ قالوا الجهاد فرض على كل غير انه قبل النفير فرض كفاية و بعد النفير فرض عين وهو الصحيح) حوالہ: الفتاوی التاتار خانیہ ص۴۲۱ ج۵۔ آگے علامہ نفیر کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (ومعنى النفير ان يخبر اهل مدينة ان العدو قد جاء يريد انفسكم وذراريكم واموالكم فاذا اخبر على هذا الوجه افترض على كل من قدر على الجهاد الخ) تاتار خانیہ ص۴۲۱ ج۵ یعنی شہر والوں کو یہ معلوم ہو کہ دشمن تمہارے اوپر حملہ کرنے کی نیت سے آرہا ہے اور تمہاری جانوں اور مالوں کو تباہ کردے گا تو اس وقت جو مسلمان جہاد پر قادر ہوں ان پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ علامہ علاؤالدین کاسانی جو ملک العلماء کے لقب سے مشہور ہیں' نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں لکھا ہے (فاما اذا عم النفير بان هجم العدو على بلد فهو فرض عين يفترض على كل واحد من احاد المسلمين ممن هو قادر عليه لقوله سبحانه و تعالى (انفروا خفافا و ثقالا قيل نزلت في النفير) بدائع الصنائع' ص۹۸' ج۷۔ آگے علامہ کاسانی لکھتے ہیں کہ نفیر عام کی صورت میں جہاد سب پر اسی طرح فرض ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا فرض ہے۔ علامہ فرماتے ہیں (فاذا عم النفير لا يتحقق القيام به الا بالكل فبقي فرض على الكل عينا بمنزلة الصوم والصلوة) بدائع الصنائع' ص۹۸' ج۷۔ علامہ عالم بن العلاء صاحب فتاوی تاتارخانیہ نے فتاوی صغری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہر وہ مسلمان جو یہ خبر سنے کہ مسلمانوں پر کفار نے حملہ کردیا ہے اور وہ سفر اور زاد راہ پر قادر ہو اس پر بھی جہاد کے لئے نکلنا ضروری ہے۔ علامہ لکھتے ہیں (وفي الصغرى يجب على كل مسلم من سمع ذالك الخبر وله الزاد والراحلة) الفتاوی التاتار خانیہ' ص۴۲۱ ج۵۔

خاتمة المحققين علامہ محمد امین الشہیر بابن عابدین نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ردالمحتار المعروف بالشامی میں شمس الائمہ السرخسی کا قول نقل کیا ہے (قال السرخسي و كذالك الغلمان الذين لم يبلغوا اذا طاقوا القتال فلا باس بان يخرجوا ويقاتلوا في النفير العام وان كره ذالك الآباء والامهات) ردالمحتار' ص۱۲۷' ج۴۔ یعنی وہ بچے جو بالغ نہیں ہوئے اور قتال کی طاقت رکھتے ہوں تو وہ اپنے ماں

باپ سے پوچھے بغیر نفیر عام میں قتال کر سکتے ہیں۔

علامہ زین الدین ابن نجیم نے اپنی کتاب البحر الرائق میں لکھا ہے (وفرض عین ان ھجم العدو فتخرج المرءۃ العبد بلا اذن زوجھا وسیدہ) لان المقصود عند ذالک لایحصل الا باقامۃ الکل فیفترض علی الکل فرض عین فلا یظھر ملک الیمین ورق النکاح فی حقہ کما فی الصوم والصلوۃ) البحر الرائق' ص۷۶ ج ۵۔ یعنی جب دشمن حملہ کردے تو جہاد ہر ایک پر فرض عین ہو جاتا ہے حتیٰ کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اور غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر جہاد پر نکلے گا۔ یعنی سب مسلمانوں پر فرض ہو گا کہ اپنی سرزمین سے دشمن کو مار بھگائیں لہٰذا جب امریکہ افغانستان پر حملہ کرنے کی غرض سے پاکستان میں آئے گا تو پاکستان والوں پر فرض ہے کہ اس کو پاکستان سے نکال دیں اگرچہ حکومت وقت نے ان کو اجازت بھی دی ہو اس لئے کہ کسی بھی ناجائز کام میں حکومت کی اطاعت نہیں ہے (لاطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق) اس لئے کہ کسی حاکم وقت کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے کفار کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کا شرعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

نیز اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ کسی بھی مدعا علیہ کو فیصلہ کے لئے مدعی کے حوالے کرنا بین الاقوامی اور شرعی قوانین کے خلاف ہے' خصوصاً جب مدعی دشمن بھی ہو۔ قرآن کریم میں اللہ کریم نے کافر کو مسلمان کا واضح دشمن قرار دیا ہے۔

مفتی غلام سرور قادری

مشیر وفاقی شرعی عدالت کا مؤقف

وفاقی شرعی عدالت کے مشیر مفتی غلام سرور قادری نے کہا ہے کہ شرعی و دینی نقطہ نظر سے امریکہ کے ساتھ تعاون کی اجازت نہیں ہے اور اگر امریکہ افغانستان پر حملہ کرتا ہے تو پھر تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اصل جہاد اسلامی ریاست کے امیر المومنین کے حکم سے شروع ہوتا ہے لیکن اس کی طرف سے ایسا نہ کرنے پر علماء فتویٰ جہاد دینے کے اہل ہیں۔ اے این این کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا امریکہ اسلام کے ساتھ بغض رکھتا ہے اور اسلام سے بغض رکھنے والے غیر مسلم اسلام کے مقابلے میں ایک ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور وہ اس بات کا پابند ہے کہ وہ کسی کافر ملک کو اسلامی ملک پر حملے کی اجازت نہ دے اور نہ ہی حملے میں اس کے ساتھ تعاون کرے جبکہ خصوصاً اسلامی ملک کا کوئی قصور بھی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ خواہ مخواہ طالبان اور اسامہ بن لادن کو اپنے معاملہ میں ملوث کر رہا ہے حالانکہ جو کچھ امریکہ میں ہوا اس میں یہودی مافیا ملوث ہے۔ یہودی لابی امریکہ کو مسلمانوں سے لڑانے کی سازش کر رہی ہے۔ امریکہ کی طرف سے پاکستان پر پابندی ہٹانے اور امداد کے اعلان پر انہوں نے کہا کہ کافروں سے ان کی خوشی سے جو بھی ملے وہ قبول کر لینا چاہئے اور وہ امداد مسلمانوں کے لئے غنیمت کے طور پر جائز ہے لیکن امداد کے بدلے تعاون نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ریاست کا سربراہ جہاد کا حکم دیتا ہے لیکن افسوس کہ پاکستان نہ تو مکمل اسلامی ریاست ہے نہ ہی یہاں اسلامی قوانین نافذ ہیں ایسی صورت میں جہاں امیر المومنین نہ ہو وہاں علماء کرام یا سب سے بڑا عالم یا علماء کی کونسل فتویٰ دینے کی اہل ہوگی اور اس کے اعلان سے عوام پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس وقت تمام علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر امریکہ افغانستان پر حملہ کرتا ہے تو پھر مسلمانوں کو اپنی طاقت کے مطابق دامے درمے قدمے سخنے جہاد میں حصہ لینا چاہئے اور جہاد کی ساری قسمیں امریکی حملے کی صورت میں قابل عمل ہوں گی۔ انہوں نے کہا ہم نے صدر مملکت سے ملاقات میں ان پر واضح کر دیا تھا کہ اسامہ بن لادن یا طالبان امریکہ میں حملوں میں ملوث نہیں اور نہ ہی وہ اس قدر منظم ہیں کہ ایسا کر سکیں لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ پاکستان نے اس کے باوجود امریکہ کو افغانستان کے خلاف تعاون کا یقین دلایا جبکہ اسلامی ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے انہیں ایسا زیب نہیں دیتا کہ وہ کافروں کی مدد کریں۔

بقیہ: تجزیہ

کوئی راستہ ان کے لئے ضرور کھولے گا۔ ان شاء اللہ!

ہم آخر میں قارئین کی توجہ اس طرف ضرور دلائیں گے کہ بندہ تدبیر کرتا ہے لیکن بعض اوقات تقدیر ان ہی تدبیروں کو اس پر الٹ دیتی ہے۔ سوویت یونین نے افغانستان میں اپنی مرضی کی کیمونسٹ نواز حکومت کو مستحکم کرنا چاہا اور اس سارے قصہ میں خود اپنی سالمیت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ امریکہ نے شیعہ ایران کو زک پہنچانے کے لئے افغانستان میں طالبان کی کٹر (سنی) حنفی حکومت قائم کرنے میں مدد دی۔ یہ طالبان امریکہ ہی کے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گئے۔ اب امریکہ شمالی اتحاد کے ہاتھوں طالبان کو شکست دلانا چاہتا ہے لہٰذا حصول مقصد کے لئے شمالی اتحاد کو جدید ترین اسلحہ اور بوریوں میں بھر کر سرمایہ فراہم کیا جائے گا۔ اللہ نے چاہا تو یہ جدید ترین اسلحہ اور سرمایہ ایک بار پھر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف استعمال ہو گا۔ اولاً تو طالبان اللہ کی مدد سے کامیاب رہیں گے انشاء اللہ' وگرنہ یہ کہ شمالی اتحاد والے بھی ہیں تو مسلمان ہی' کسی وقت ان کی مسلمانی جاگ اٹھے گی اور یہ عیسائی اسلحہ اسلام کی کاز کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ تدبیر کنند بندہ تقدیر زند خندہ!

دہشت گردوں کی گرفت کے لئے

امریکہ اپنی صفوں کا جائزہ لے

تنظیم اسلامی حلقہ سندھ (زیریں) کے امیر جناب محمد نسیم الدین نے امریکہ کے قومی سانحے پر جس کے نتیجے میں ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں' اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا کھوج لگا کر اس کا قلع قمع کرنا عالمی امن کے لئے ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام سلامتی کا دین ہے اور اس کے نام لیوا کبھی ایسی گھناؤنی میں ملوث نہیں ہو سکتے جس کا امریکہ شکار ہوا ہے۔ اسے اس حوالے سے اپنی صفوں کا جائزہ لینا چاہئے' جس میں اسرائیل جیسا عالمی دہشت گرد ملک بھی موجود ہے جس کے فلسطینیوں پر مظالم کا دنیا بچشم سر مشاہدہ کر رہی ہے۔

نامے مرے نام

مکرمی و محترمی جناب حافظ عاکف سعید صاحب

مدیر ہفت روزہ "ندائے خلافت"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ندائے خلافت میں آپ کا اداریہ پڑھ کر دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ ع اللہ کرے زور قلم ہو اور زیادہ۔ جس طرح آپ ملکی و عالمی حالات کا تجزیہ کرتے ہیں اور ان کا حل بیان کرتے ہیں' وہ قابل صد تحسین ہے۔ آپ کے مضامین اخبارات میں بھی شائع کئے جانے چاہئیں۔ مزید برآں "مکتوب شکاگو" بھی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطاب جمعہ کی تلخیص جس میں دینی موضوعات کے ساتھ حالات حاضرہ پر تبصرہ بھی ہوتا ہے' ذہن و فکر کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ راہ عمل کی طرف بھی ابھارتی ہے۔ انگریزی کے مضمون کی اگر تلخیص بھی آ جایا کرے تو مجھ جیسے انگلش سے قدرے بے بہرہ بندے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

والسلام

خیر اندیش

غازی محمد وقاص' لاہور

ضرورت رشتہ

ایک لڑکے MBA' عمر ۳۲ سال' پرائیویٹ ملازم اور اس کی دو بہنوں بی اے' عمر ۲۳ اور ۲۲ سال کے لئے دینی مزاج کے حامل رشتے درکار ہیں۔ رابطہ: حسین احمد فون: 5165955,
0333-4242852

اسلام‘ مسلمان اور امریکی میڈیا

رعنا ہاشم خان

امریکی میڈیا کی چڑیل کس کس طرح سے مسلمانوں کو شکار کرتی ہے اس کی ایک تازہ ترین مثال سی این این کا یہ فراڈ ہے کہ اس نے ۱۱ ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہونے والے حملے پر دنیا بھر کا ردِعمل دکھاتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں کو اس حادثے پر خوشی سے ”اللہ اکبر“ کے نعرے لگاتے‘ فتح کے نشان بناتے‘ کیک کھاتے اور کیمرے کے آگے مضحکہ خیز شکلیں بناتے دکھایا۔ خوش قسمتی سے برازیل کے ایک کنٹری بیوٹر اور اس کے چند ساتھیوں نے جو کہ دنیا کی چار بڑی نیوز ڈسٹری بیوٹرز سے وابستہ ہیں‘ اس ٹیپ پر خصوصی توجہ دی اور اس کو اپنے پرانے ریکارڈ کے ذریعے ۱۹۹۱ء میں بطور ریکارڈ کی گئی ایک ویڈیو ٹیپ کے پہچان لیا۔ لیکن اس تمام کارروائی کے دوران اس ٹیپ کے ”دور رس“ نتائج مسلمانوں کے خلاف امریکی میڈیا کی عین خواہش کے مطابق پوری دنیا پر مرتب ہو چکے تھے۔ سی این این کو قانونی چارہ جوئی کا سامنا تو بے شک کرنا پڑے گا لیکن فکر کی بات یہ ہے کہ اس قسم کی نشریات کوئی نئی بات نہیں ہیں اور امریکی میڈیا کی یہ متعصبانہ حرکتیں منافرت کو پھیلانے میں تیر بہدف ثابت ہو رہی ہیں۔ ”دیگراں را نصیحت“ کے مصداق ایک طرف تو امریکی میڈیا آج کل یہ درخواست کر رہا ہے کہ امریکی مسلمانوں کو نشانہ نہ بنایا جائے‘ یہ امریکہ کے باعزت شہری ہیں اور ان کے ہاتھوں یہ حادثہ رونما نہیں ہوا ہے جبکہ دوسری جانب اس قسم کی رپورٹس دکھا کر مسلمانوں کے خلاف غصے اور نفرت کی لہروں کو تیز و تند کیا جا رہا ہے۔

امریکی میڈیا کی متعصبانہ حرکتیں منافرت پھیلانے میں تیر بہدف ثابت ہو رہی ہیں

پچھلے تقریباً تیس سالوں سے مسلمان امریکی میڈیا کی بدولت کتابوں‘ کانفرنسوں‘ مضامین اور میٹنگز کا اہم موضوع بنے ہوئے ہیں۔ ان تیس سالوں میں امریکی میڈیا نے اسلام مخالف پراپیگنڈے پر دل کھول کر کام کیا ہے۔ صحافی ہر مسلمان کو بنیاد پرست‘ مذہبی شدت پسند اور دہشت گرد لکھتے نہیں تھکتے۔ ٹی وی اور ریڈیو سے ہر وقوعہ کے بعد پہلی صدا یہ گونجتی ہے کہ وہاں چند ایسے ”لوگ“ دیکھے گئے جو عربی زبان میں بات چیت کر رہے تھے لہٰذا Prime Suspect مسلمان ہی ہیں۔ میڈیا اور امریکی عوام جانتے ہیں کہ اسلام صرف عربوں کی جاگیر نہیں ہے لیکن چونکہ یہ عرب کی سرزمین سے طلوع ہوا اس لئے مسلمانوں کے لئے عرب کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ میڈیا نے ۱۹۹۲ سے ۱۹۹۵ء تک ہونے والی جنگِ بوسنیا اور ۱۹۹۹ء میں کوسووا میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی درندگی کے حوالے سے دنیا کو یہ کبھی نہیں بتایا کہ مسلمان صرف دہشت گرد ہی نہیں ہوتے بلکہ دہشت گردی کا شکار بھی ہوتے ہیں۔

ان حالات میں مسلم جرائد‘ اخبارات اور ریڈیو‘ ٹی وی چینلز کی ضرورت کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کئی ایسے مسلم جرائد موجود ہیں جو دنیا بھر کی مختلف اسلامی تنظیموں اور انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ ادارت صحیح معلومات فراہم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ ہم ان ہفت روزہ اور ماہنامہ جرائد اور روزناموں کو امریکی اور بھارتی پریس پر فوقیت دیں‘ ان پر اعتبار کریں اور ان کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرائیں۔ اسی طرح اپنے ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر یہ دباؤ ڈالیں کہ وہ بجائے بھارتی اور امریکی میوزک اور فلموں کی بھرمار کرنے کے‘ اسلامی معلومات پر مشتمل پروگرام نشر کریں۔ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے میڈیا کے ذریعے خاص ایشوز کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں تاکہ Main Stream کی طرف سے کی گئی بے انصافیوں کی نہ صرف تلافی ہو سکے بلکہ جس طرح اس وقت سی این این کی چوری پکڑی گئی ہے‘ آئندہ بھی ان کو ایسے ہی رنگے ہاتھوں پکڑا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ اچھے کام کرنے والے مسلمانوں کو اپنے میڈیا کے ذریعے نمایاں کریں تاکہ دہشت گردی کا جو لیبل ہم پر چسپاں ہے‘ وہ اتر سکے۔ یاد رکھیے میڈیا کے ذریعے ہم مسلمان اپنے آپ کو باعزت طور پر متعارف کرا سکتے ہیں۔

مسلم جرائد‘ اخبارات اور ریڈیو چینلز موجودہ حالات میں وقت کا اہم تقاضا ہیں

ہو سکتا ہے کہ جب دنیا کی آنکھوں پر سے امریکی میڈیا کی جانب سے ڈالے گئے اسلام مخالف پردے اٹھنے لگیں تو وہ خبروں اور تبصروں کے لئے ہم پر ہی اعتماد کرنے لگیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ”دوسروں“ کے متعلق سچ ہی لکھیں اور بولیں۔ ہماری جانب سے فراہم کی گئی معلومات انصاف پر مبنی اور بالکل صحیح ہوں۔ عام طور سے ہوتا یہ ہے کہ جب امریکی میڈیا کی طرف سے اسلام کے خلاف کوئی زہر افشانی ہوتی ہے تو اس کا جواب دینے کے لئے عام مسلمان ہی میسر ہوتے ہیں جبکہ اس مقصد کے لئے کوئی باقاعدہ ایسی تنظیم ہونی چاہئے جو نہ صرف امریکی میڈیا کو چیلنج کرے بلکہ یہ بھی بتائے کہ اسلام دہشت گردی کا سبق نہیں دیتا۔ دہشت گرد اسلام کے بھی دشمن ہیں اور کسی مسلمان ملک نے امریکہ کے خلاف اعلانِ جنگ نہیں کر رکھا‘ جس کا سب سے بڑا ثبوت امریکہ میں موجود تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانے ہیں کیونکہ اگر کسی ملک کا سفارت خانہ یہاں کام کر رہا ہے تو ظاہر ہے کہ اس ملک سے کوئی لڑائی نہیں ہو رہی ہے۔

امریکی میڈیا کی جانب سے دنیا کی آنکھ پر ڈالے گئے اسلام مخالف پردے کو چاک کرنے کی ضرورت ہے

یہاں اس وقت ایسے کئی صحافی موجود ہیں جو اسلام کے بارے میں قطعاً کچھ نہیں جانتے اور اپنی جانب سے لمبی لمبی کہانیاں بنا کر شائع کرواتے ہیں جو لامحالہ مسلمانوں پر طرح طرح کے اثرات ڈالتی ہیں۔ ان صحافیوں کے منہ پر ۱۹۹۵ء میں ہونے والی اوکلاہاما کی بمباری کے موقع پر لکھے گئے ان کے اپنے مضامین مسلمانوں کی بے گناہی ثابت ہونے پر طمانچہ بن کر لگ چکے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ اسی وقت آنکھیں کھول لیتے اور آئندہ درپیش آنے والے ممکنہ الزامات سے نبٹنے کی تیاری کر لیتے لیکن ایسا کچھ نہیں ہو سکا اور امریکی میڈیا آج پھر ہمارے سروں پر ہتھوڑے برسا رہا ہے۔ اب میڈیا کی اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کو آگے آنا چاہیے۔ اگر امریکی اخبارات و جرائد کے ایڈیٹرز کو ہم تہذیب و شائستگی کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک خط بھی لکھتے ہیں تو وہ آگے جا کر کسی خوشگوار انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے علاوہ امریکہ کی فلم انڈسٹری نے بھی مسلمانوں کا تشخص بگاڑنے میں سردھڑ کی بازی لگا رکھی ہے جس پر مسلمان قطعاً توجہ نہیں دیتے بلکہ المیہ یہ ہے کہ ہالی وڈ کی سٹیریو ٹائپ اسلام مخالف فلموں کو تھیٹرز میں جا کر اور گھروں میں لا کر دیکھا جاتا ہے۔ اگر یہ کام چیلنج کرنے کے ارادے سے کیا جاتا ہے تو پھر یہ چیلنج کیا کیوں نہیں جاتا؟ اس سلسلے میں خاص طور سے ۱۹۹۹ء میں بنائی گئی فلمیں The

(باقی صفحہ ۸ پر)

(traitors) for British Indian Army (BIA) - the largest of all-volunteer mercenary army ever created in the history of the world.

Faced with the same dilemma as we do now, over half a million misguided and ignorant Muslims joined the BIA which destroyed Muslim power in South Asia and fought against other Muslims in Afghanistan, Turkey, Egypt, Sudan and even the Chinese in the Opium Wars. During the First World War, the BIA was used to bolster British influence in the Persian Gulf, especially southern Iran, Bahrain, Kuwait, Muscat and Aden in the first decade of the twentieth century. BIA played a critical role in the British campaigns in what was then called Mesopotamia (present-day Iraq) where troops were used as cannon fodder. As many as 60,000 BIA troops died fighting for Britain.

Our justifications that assisting the US war on Afghanistan is not against the tenets of Islam reminds of General Allenby who colonised Palestine in 1917 and acknowledged the significant contribution made by Muslim troops in helping Britain colonise Palestine. "I have taken up service for my king," wrote a Muslim soldier, adding that he and his brother-in-arms "must be true to our salt and he who is faithful will win paradise."

The options before us are thus not to support or not to support the US. The choice is between subordinating and sacrificing the good of Islam and the Nation for the fear of a super power and calling a spade a spade with reason and logic and without any emotion.

We put the blame on India that it offered facilities and support to the US and subsequently we had to offer our services as well. Following every step that India takes might end up this nation falling into a bottomless pit. India wants to divide us and we are doing the same in a very effective manner. It says there are "moderate" and "fundamentalist" Muslims and we repeat the same mantra day and night. Just like the present architects of Babri Mosque's destruction sitting in the Indian seats of power, in the past the Hindus raised their orthodox men to the status of Mahatmas, and we ridiculed ours as "Mad Mullah" and "Fanatical Faqir."

Of course, India can take advantage of supporting the US in its war against Islam under the banner of terrorism. However, we are surely going to lose despite jumping on the American bandwagon. It's the same story of Hindus fostering martyrdom and heroism for the cause of Hinduism, and Muslims fostered minionism and helotism against the cause of Islam. It's the same story of Hindus inspiring their youth to defy, and to die fighting, against the British, and Muslims teaching and tempting theirs' to obey, fight and die for the British. With our cooperation in a war on a brotherly Islamic country, are not we repeating the history when the Hindus, in loyalty to the Jati, opposed the British designs on the Hindu Kingdom of Nepal, but the Muslims, in treachery to the Fraternity, enlisted as mercenaries in the two million strong BIA?

We need to correct our perceptions about Islam and the Muslims and the American designs to exploit artificial dichotomies in Islam. We need to repeat that there is no fundamentalist or otherwise Islam. Just imagine the magnitude to which this dichotomy can be exploited. Mansoor Ijaz, a Pakistani, writes in Los Angeles Times (Sept. 19) that the "real problem lies in fundamentalist Islam's concept of brotherhood, or Ummah, before nationhood." If it is the concept of fundamentalist Islam: do the other kinds of Islam not believe in Muslim brotherhood. Or the "moderates" and "liberals" have some other views about this verse of the Holy Qur'an that says: "The believers are naught else than brothers. Therefore make peace between your brethren and observe your duty to Allah that ye may haply obtain mercy" (49:10). This is the advantage that the western policy-makers and analysts are now taking of the confusion they created about Islam.

Following the new American war we are soon going to end up facing the use of terror by Muslim governments against their own citizens who oppose their pro-US or pro-Israel policies. Unfortunately, we are bombarded with the confusion about Islam to an extent that we have failed to recognise its diversity in real sense. Islamic movements arise out of the legitimate needs and grievances of the oppressed people who see the US responsible for their suffering. The objective of operation Infinite Justice is less to get Osama and more to make the Taliban a lesson for those who are thinking of establishing an Islamic government. The plan is to strip us from our identity to neutralise (or "moderate") our stance to the American misdeeds. Contrary to the US expectations, this loss of identity, however, would pull many more to embrace something that can provide the structure, worldview, and purpose through which to rebuild their lives. Islam is a faith that offers a clear sense of social justice, a feeling of empowerment, and an obligation by individuals to challenge those who cause the injustice. Thus, with the intensification of US campaign to dislodge the Taliban the problem would get from bad to worse.

If the US wants to eradicate the roots of anti-Americanism, it must practically follow its war banners and respect the longing for real democracy and freedom in Muslim countries as well. It must cease its support for autocratic regimes and encourage greater political pluralism. The political, military and religious leaders must understand the ulterior motives of the US latest crusade. Efforts shall be made to save religious parties from getting marginalized. The perceived "minority" shall be allowed to compete in a relatively open political process. The more radical elements observable in many Islamic movements are usually a reflection of the denial of their right to participate in political discourse. If the Islamic movements are kept under siege and sidelined from major decisions regarding the fate of their respective nations their rage at the west and its lackeys is likely to grow.

مفت ترجمہ قرآن

قرآن مجید مع اردو ترجمہ ومختصر وضاحت ایک ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کے لئے دستیاب ہے۔ تقسیم میں ائمہ مساجد و خطباء حضرات کو اولیت دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات ڈاک خرچ کے لئے 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج دیں۔

نوٹ: یہ ترجمہ متن کے مطابق بغیر کسی اضافہ کے ہے اور انٹرنیٹ پر دیکھا جاسکتا ہے پتہ:

www.quranweb.com

رابطہ: لیفٹیننٹ کرنل محمد ایوب خان

294۔توسیع کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ

View Point

Abid Ullah Jan
(E-mail: abidjan2@psh.paknet.com.pk)

Misconceiving U$-led campaign.

General Pervez Musharraf believes any further support of the Taliban could "endanger our very existence." Are we sure that with supporting the US-$ and terror-led campaign we are not digging our own grave?

"If you are facing two problems and you have to choose one, it is better to take the lesser evil." General Musharraf said in his address. Is it really a choice between two evils? Or it is a choice between digging our own grave and letting the US do it for us?

General Musharraf claims that opponents to his decision are only 15 per cent "extremist elements." Are they really just 15% with no weight of their opinion whatsoever.

The self-declared "moderates" do not want the Pakistanis to ask these questions. All they want, really, is to take as much advantage of their liberal posture as they can. Existence of Pakistan or threat to Islam is all but meaningless to them.

We fail to understand that although the "New US War" is waged under the banner of terrorism but it is absolutely not against terrorism alone. No matter what the US may claim to the contrary, the main objective is to bring an end to all the hopes of Islamic revival and establishment of an Islamic government anywhere in the world.

Jim Hoagland of the Washington Post (September 15) testifies to this fact in clear words: "This is not a war between nations, religions or classes. It is a broad conflict that pits moderates against extremists within Islam." Very few among the Muslims have been trying in vain to explain that there is no "liberal," "moderate" or "fundamental" classification of Islam. However, the western media kept on pumping these ideas and as a result, opinion makers like Jim Hoagland now advise the US that exploiting these "dichotomies is the great challenge, and the great opportunity, for the United States now."

The widely propagated myth is that Islamic "fundamentalists" are in minority. Algeria and Egypt are reaping the wrath of this misconception. Treading the same line, although General Musharraf said that only 15 percent of the Pakistanis opposed his support for the US anti- terrorism efforts, Reuters reported that nearly two out of three Pakistanis questioned in a Gallup Poll said they opposed Pakistan's joining any US-led coalition. It means, 66 per cent of the population is being considered as a "minority." It also means that at least this 66 per cent of the population is being perceived as militants while the rest is law-abiding citizens. The "moderates," who in real terms would not even make one per cent of the population, believe that Mr. Musharraf now has a golden opportunity to directly tackle the "fundamentalists." From now onwards we would indirectly serve this specific objective of the US. "Deweaponising Pakistan" was all but a preparation in this direction. According to Farhan Bokhari of the Financial Times, the "country's opinion-forming classes believe such confrontation is both necessary and inevitable."

Reinforced with the American pressure to crush "Islamic opposition," the grand misconception that people with strong religious affiliations are in "minority" would lead us into an unprecedented crisis. The impending civil war in Pakistan would pale the Algerian situation by comparison. What all the Muslim countries would now be asked to follow is already practiced by the Egyptian and Algerian dictators. The "crusade" as Mr. Bush calls it, is waged in the name of "freedom and democracy," yet the Algerian government is asking for weaponry to "crack down on opposition" which won the election but is now demonised as "Islamist militants" (Financial Times Sept. 19). The same pattern would repeat throughout the Muslim world.

With the blessing of Washington, we may never have any financial problem in Pakistan as we may prove ourselves entitle to receiving an yearly package of $2-3 billion. But we would be having a president like Hosnie Mubarak for life. No one would dare to raise voice against any of the US policies. From writers to the political and religious leaders, to doctors, engineers and traders, whosoever may oppose the US and president-for-life policies would end up behind the bars for an indefinite detention. The US must also bear in mind that there has been a steady supply of recruits from Algeria since the generals who stand behind Abdelaziz Bouteflika, the president, cancelled elections in early 1992, which the FIS was poised to win. It shows, we would not have freedom and democracy but still the US would also not be able to reduce the risk of further outrages with its propping and supporting more and more repressive regimes.

As far the choice between the two evils and the Indian role in it is concerned, Musharraf presented himself to be choosing between the consequences of supporting and not supporting the "US New War." Apparently the evil of supporting the US policy has less negative consequences in the short term. However, over a period of time, a direct confrontation with the marginalized "minority" at home and a hostile Afghanistan - be it under the Taliban or another US appointed Hosnie Mubarak - abroad would make our life miserable. We cannot follow the India in every step that it takes. Wasn't it India that played a central role in expanding the British Empire, particularly in providing and paying for the soldiers needed to secure imperial objectives? India provided Britain with two million men

انسانیت کے اصل دشمن

جنّات میں سے ابلیسِ لعین ——اور—— انسانوں میں سے یہودی ہیں!

امریکی عوام بھی اپنے اصل دشمن کو پہچانیں!!

- ہر مسلمان ہی نہیں' اہل کتاب میں سے بھی ہر شخص جانتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خلافتِ ارضی عطا فرمائی تو ابلیس لعین نے حسد اور تکبر کی بنا پر بغاوت کر دی اور نسل آدم کو گمراہ کرنے کی قسم کھالی!
- اسی طرح ہر مسلمان اس سے واقف ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت اور تکمیل رسالت کا تاج محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر رکھ دیا اور آپؐ کی امت کو خیر امت قرار دے دیا تو یہودی بھی حسد اور تکبر کی بنا پر نبی اکرمؐ اور آپؐ کی امت کے بدترین دشمن بن گئے!
- مزید برآں یہودی اپنی فقہ کی کتاب ''تالمود'' کی تعلیمات کے مطابق اعلانیہ طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اصل انسان تو صرف ہم ہیں' باقی تمام انسان جنہیں وہ Gentiles اور Goyems کہتے ہیں انسانوں کی صورت میں اصلاً حیوان ہیں—— جنہیں ''استعمال'' (Exploit) کرنا اور ہر ممکن طور سے اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھانا ہمارا پیدائشی حق ہے۔

آج عالمی سطح پر ان دونوں انسان دشمن قوتوں کا گٹھ جوڑ

عالم انسانیت کے امن و سکون کو تہہ و بالا کرنے پر تُل گیا ہے' چنانچہ:

- نیویارک اور واشنگٹن پر دہشت گرد حملے مسلمانوں کی تو فطرت اور مزاج کے بھی بالکل منافی ہیں اور مسلمانوں میں سے کسی بھی فرد یا گروہ کے پاس ان وسائل و ذرائع کا ہونا بھی محال مطلق ہے جو ان حملوں کے لئے لازماً درکار تھے—— لامحالہ یہ کام اسرائیل کا ہے جس کے ایجنٹوں کا تانا بانا (Net Work) امریکہ میں ہر جگہ اور ہر سطح پر موجود ہے—— چنانچہ یہ واقعہ دنیا کے سامنے آ چکا ہے کہ جب امریکہ میں تحقیق اور تفتیش کا رخ اسرائیل اور امریکہ میں یہودی لابی کی جانب مڑنے لگا تو اسے حکماً مزید پیش قدمی سے روک دیا گیا۔
- اس عظیم ترین حادثے اور گھناؤنی ترین سازش کے ذریعے اسرائیل نے جسے ڈربن کانفرنس میں ''نسل پرست اور دہشت گرد'' قرار دیا جا رہا تھا' پورے عالم عیسائیت کو گمراہ کر کے مسلمانوں کے خلاف لا کھڑا کیا ہے اور جیسے دوسرے ملینیم کے آغاز پر پہلی صلیبی جنگوں کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا گیا تھا اسی طرح اب تیسرے ملینیم کے شروع میں دوسری ''صلیبی جنگ'' کی بھٹی دہکنے کے اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

اِن حالات میں:

- ایک جانب تو مسلمانان عالم کا فرض ہے کہ اپنی صفوں میں کامل اتحاد پیدا کریں اور اپنے حکمرانوں کو مجبور کر دیں کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کے گٹھ جوڑ کے آلہ کار بننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کے طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیئے ہوئے قوانین نافذ کر کے اللہ کی امداد کے مستحق بنیں اور اللہ کی نصرت کے بھروسے پر اللہ کے باغیوں اور اس کے رسولِ خاتم ﷺ کے دشمنوں کی جانب سے کسی بھی اقدام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔
- اور دوسری جانب امریکی اور یورپی عوام کو بھی چاہئے کہ اپنے اصل دشمن کو پہچانیں اور اس کی سازش کو ناکام بنا دیں—— ورنہ خواہ فوری طور پر مسلمانوں کو بھی کوئی بڑا نقصان پہنچ جائے لیکن آخری اور کامل تباہی تو لامحالہ یہودیوں کی ہوگی اور اس گندی گندم کے ساتھ عیسائی اقوام بھی گھن کی طرح پس جائیں گی!

ساتھ ہی اللہ سے دُعا کرنی چاہئے

کہ جیسے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر یہودیوں کی جانب سے بھڑکائی جانے والی جنگ کی آگ کو اپنے اختیار خصوصی سے بجھا دیا تھا (بفحوائے: ﴿كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ﴾ المائدہ:٦٤) اسی طرح اس عظیم آگ کو بھی اپنے فضل خصوصی سے بجھا دے جو بالعموم پورے عالم انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے دشمن یہودیوں نے بھڑکا دی ہے—— آمین یارب العالمین

ڈاکٹر اسرار احمد عفی عنہ

برائے رابطہ: دفتر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور' ۴-اے' مزنگ روڈ' لاہور فون: 7311668